

# کھلکھل جسٹن بانارے

# ۲۴ اجھن سخ

جمع و ترتیب

سید عابد حسین زیدی

پیغم و حمد زیدی

# گوہ جنت ببان نزدیک

## دردہ جرب سعی

جمع و ترتیب:

سید عبدالحسین نیدی

ناشر:

پیغام وحدت اسلامی



- |    |                              |            |
|----|------------------------------|------------|
| ۹  | مولانا سید ذوالفقار علی زیدی | ۱- تفریط   |
| ۱۳ | ادارہ (پیغام وحدت اسلامی)    | ۲- پیش لفظ |

بھی کے مل کے لچکہ بھبھے

- |    |  |               |
|----|--|---------------|
| ۲۵ | شوہر پر مسلسل احسانات کریں                           | نحو نمبر: ۱۔  |
| ۲۷ | جی ہاں ۔۔۔ یہ لفظ بولنا سیکھ لیں                     | نحو نمبر: ۲۔  |
| ۲۸ | معاف کر دیجئے، حکمہ ایسا نہیں ہوگا                   | نحو نمبر: ۳۔  |
| ۳۱ | مکمل خاموشی  | نحو نمبر: ۴۔  |
| ۳۲ | یہ مجرب نسخہ کہاوت ہے ”جو تم مکسر اُتوب مکرانیں“     | نحو نمبر: ۵۔  |
| ۳۳ | ہر وقت شکر کرنے کی عادت ڈالیں ہر حال ہیں             | نحو نمبر: ۶۔  |
| ۳۵ | زبان شیریں تو ملک گیری                               | نحو نمبر: ۷۔  |
| ۳۶ | اپنے غصہ پر قابو پائے                                | نحو نمبر: ۸۔  |
| ۳۶ | شوہر جب غصہ میں ہوں تو جواب نہ دیں                   | نحو نمبر: ۹۔  |
| ۳۸ | راز نکھولیں  | نحو نمبر: ۱۰۔ |
| ۳۹ | ہر حال میں شوہر کا ساتھ دیں                          | نحو نمبر: ۱۱۔ |
| ۴۰ | نامحمر مون سے اجتناب کریں                            | نحو نمبر: ۱۲۔ |
| ۴۲ | جب تک ناراض شوہر کو راضی نہ کر لیں آرام سے نہ پینچیں | نحو نمبر: ۱۳۔ |
| ۴۳ | شوہر اور اولاد کو بھی ونددار بنا کیں                 | نحو نمبر: ۱۴۔ |

## شہر کے نسل کے لئے چند مغربی

۳۸

۱۷۔ نسخہ نمبر ۱: یہ بات طے کر لیں کہ بیوی، ماں اور بہنوں کی ایک دوسرے

۳۹

کے خلاف بات نہیں گے

۴۰

۱۸۔ نسخہ نمبر ۲: بیوی کے سلسلے میں اپنے معیار کو پیچے لا یے

۱۹۔ نسخہ نمبر ۳: اخلاق میں بہترین اور اپنے گھروالوں کے حق میں فرم ترین

ہون جائیں

۵۲

۲۰۔ نسخہ نمبر ۴: گذشتہ دیس تو گذشتہ بات تو کریں

۵۵

۲۱۔ نسخہ نمبر ۵: بیوی کے کاموں میں اشراف کی وجہ سے بیٹھے

۵۷

۲۲۔ نسخہ نمبر ۶: بیوی کو دوست سمجھیں تو رکنیں

۵۸

۲۳۔ نسخہ نمبر ۷: بیوی کی خدمات کا احساس کریں

۵۹

۲۴۔ نسخہ نمبر ۸: اگر بیوی کی یہ کوتا ہیاں آپ کی بہن یا بیٹی میں ہوتیں۔۔۔ تو؟

۶۱

۲۵۔ نسخہ نمبر ۹: اپنے غصہ کو برداشت کرنا یکھئے

۶۳

۲۶۔ نسخہ نمبر ۱۰: اپنا مقام پہچانے، زان مرید نہ بنئے

۶۵

۲۷۔ نسخہ نمبر ۱۱: بیوی کو دیندار بنائیے مگر خود دینداری چھوڑے بغیر

۲۸۔ نسخہ نمبر ۱۲: دیندار شوہر گھر میں فقہی قوانین نہ چلا گیں کیونکہ گھر الفت

۶۸

و محبت سے چلتے ہیں، قانون سے نہیں

۶۹

۲۹۔ نسخہ نمبر ۱۳: بیوی سے اچھا سلوک کرنا اور اسے ہمیشہ خوش رکھنا

۷۰

۳۰۔ نسخہ نمبر ۱۴: اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگتے رہتا چاہے

۷۲

## صاں و سرگھر کے دیگر افراد کے نسل کے لئے چند مہربانی

- ۳۱۔ نسخہ نمبر ۱: ساں، سرگھر میں رہنے والے افراد سورہ بقرہ پڑھ کر  
۷۲ اپنے اور گھروالوں پر دم کریں
- ۳۲۔ نسخہ نمبر ۲: ساں و سرگھر میں کثرت تلاوت قرآن بعد ترجمہ اہتمام کریں
- ۳۳۔ نسخہ نمبر ۳: حتی الاماکان بیٹھے کوشادی کے بعد الگ رہنے کی ترغیب دیں
- ۳۴۔ نسخہ نمبر ۴: ہم مراجع بیٹھے اور بہو کو ساتھ رکھیں
- ۳۵۔ نسخہ نمبر ۵: پین تو ضرور علیحدہ ہو
- ۳۶۔ نسخہ نمبر ۶: حسن اخلاق اذتوش دلی سے جتنی چاہے خدمت کروائیے
- ۳۷۔ نسخہ نمبر ۷: بہو سے بدگمان نہ ہوں
- ۳۸۔ نسخہ نمبر ۸: بیٹا اور بہو کے ہر کام میں مدخلت نہ کریں
- ۳۹۔ نسخہ نمبر ۹: ماں بابا کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ داماد اور بہو کی طرفداری کریں
- ۴۰۔ نسخہ نمبر ۱۰: کبھی بھی بہو کی برائی بیٹھے سے یادا دکی برائی اپنی بیٹھی سے نہ کریں
- ۴۱۔ نسخہ نمبر ۱۱: معافی کو اپنا شعار بنائیں
- ۴۲۔ نسخہ نمبر ۱۲: جب کوئی آپ سے برائی کرے اُس کے ساتھ بیکھی کریں
- ۴۳۔ نسخہ نمبر ۱۳: اختلافات کو ختم کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ
- ۴۴۔ نسخہ نمبر ۱۴: ”خود بینی اور خود پسندی“ کی بیماری دور کیجئے
- ۴۵۔ نسخہ نمبر ۱۵: خود کو آخرت کے لئے آمادہ کر لیں گے تو گھر کے سارے جھگڑے خود ای ختم ہو جائیں گے۔



# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

☆ جس کام سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھی جائے اس میں شیطان شریک ہوتا ہے۔ حدیث نبوی ہے کہ ”جو کوئی اہم کام بغیر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے شروع کیا جائے وہ ناقص اور ناتمام ہوتا ہے۔“

☆ پیغمبر اسلام نے فرمایا : ”جب بندہ خدا سوتے وقت بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے تو خداوند فرشتوں سے فرماتا ہے میرے ملائکہ صح تک میرے اس بندے کے سانس لکھتے رہو (ان کا اجر ملے گا۔“

☆ جو شخص اپنے گھر کے دروازے کے بیرونی حصہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھتے تو وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔

## تفریط

نسل انسانی کی بقا کے لئے قانون فطرت مسلسل مصروف عمل ہے۔ جس کی بناء سراسر محبت پر ہے۔ جب حضرت آدم کو تہائی کا احساس ہوا تو ان کے سکون قلب کے لئے حضرت حورا کی تخلیق عمل میں آئی اور صرف نازک کی خلقت کی بنیاد سکون قلب فراہم کرنا ہے جو محبت کا شر ہوتی ہے اور یہی وہ منزل ہے جہاں انسان محبت پاتا ہے تو اپنا سب کچھ کھو کر بھی اطمینان و سکون حاصل کرتا ہے کیونکہ محبت کی اس دولت کے مقابل کوئی اور دولت حتیٰ کر انسان کی جان بھی کوئی اہمیت نہیں رکھتی اور انسان محبت پر اپنی جان قربان کر کے بھی اطمینان و سکون پاتا ہے اور دین بھی ہر دیندار سے یہی چاہتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے چند مسائل پوچھے تو ہر سوال کے جواب میں امام نے ”محبت کا تقاضا یہ ہے“ کہہ کر جواب دیا تو اس سائل نے عرض کیا مولا! میں دینی مسائل کے بارے میں پوچھ رہا ہوں اور آپ ہر جواب میں فرماتے ہیں کہ ”محبت کا تقاضا یہ ہے۔“

یہ سن کر امام نے اس سائل سے فرمایا:

”هل الدین الالحث؟ (کیا دین محبت کے علاوہ بھی کچھ ہے)“

دین کا وجود ہی اس لئے ہے کہ وہ بندگانِ خدا کے دلوں کو جوڑے اور ان کے درمیان ہم آہنگی اور الگت بڑھائے۔ دین یہ نہیں ہے کہ اس کے نام پر نفرتیں اور دشمنیاں پیدا کی جائیں چاہے یہ چھوٹے پیمانے پر ہو یا بڑے پیمانے پر، اسلام ہمیشہ ان کی نفی کرتا ہے۔ انسان ایک معاشری حیوان ہے اور اس کے معاشرے کی بنیادی اکائی اس کا گھر ہے جہاں ایک مرد اپنی بیوی کے لئے مکان فراہم کرتا ہے جو اس مکان کو ایثار و قربانی کے ذریعے محبت کی خوبیوں پھیلا کر گھر میں تبدیل کرتی ہے اور جب مکان گھر میں تبدیل ہوتا ہے تو مرد کو سوائے اس کے کہیں اور سکون نہیں ملتا اور جب وہ زندگی کی سختیوں، تکالیف اور پریشانیوں سے تھک جاتا ہے یا گھبرا جاتا ہے تو اپنی اس پناہ گاہ کا رخ کرتا ہے تاکہ اپنی زندگی کے چند لمحات سکون کے ساتھ گذار سکے۔

کیا یہ کسی معاشرے کا الیہ نہیں ہے کہ اس کے مرد سکون کی تلاش میں گھر سے باہر کا رخ کریں۔ اس کا مطلب یہ ہی ہے کہ اس معاشرے کی خواتین، ان کے فراہم کردہ مکان کو گھر میں تبدیل نہیں کر سکی ہیں جو ان کی تخلیق کے بنیادی مقصد میں ناکامی کی علامت ہے۔ دراصل محبت وہ غیر مردی مضمبوط رستی ہے جو میاں بیوی کو ایک دوسرے سے اور اولاد کے ساتھ مربوط رکھتی ہے۔ معاشرے کی اس ابتدائی اکائی میں شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے ہے اور یہ دونوں اولاد کے لئے ہیں اور اولاد ان دونوں کے لئے ہے اور اپنی اس غیر مردی رستی نے انہیں مضبوطی سے باندھا ہوا ہے جو

در اصل معاشرے کے لئے ایسی حیثیت رکھتی ہے جیسے کتاب کے لئے شیرازہ ہے۔ اگر شیرازہ ہٹ جائے تو اوراق منتشر ہو جاتے ہیں اور کتاب کا وجود ہی ختم ہو جاتا ہے۔

اس طرح معاشرے سے محبت کا جذبہ مفقود ہو جائے تو اس میں بھی انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ در اصل محبت کو بھی کچھ آفتیں اور مصنوعی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ان میں سے بیانیہ بیماریاں "سکبر" اور "حب دنیا" میں غرق ہونا ہے۔ اور باقی بیماریاں انہیں دو سے پیدا ہوتی ہیں۔ جہاں یہ دونوں بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں تو اب محبت کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی کیونکہ ان کے آثار اور مظاہر محبت کے مکان کوئی تھادیتے ہیں۔ جب شیشہ دل پورپور ہو جاتا ہے تو نہ آب وہ جوڑا جاسکتا ہے اور نہ اس میں ناٹکے لگائے جاسکتے ہیں۔

انسان دو چیزوں سے مر گب ہے یعنی روح اور بدن۔ جس طرح مدن کی سلامتی لازمی ہے اسی طرح روح کی سلامتی بھی لازمی ہے بلکہ روح کی سلامتی جسمانی کمزوری یا بعض کی تلافی کر سکتی ہے مگر جسمانی صحت و روحانی نقصان کا خبر ان نہیں کر سکتی اس سے پتہ چلتا ہے کہ روحانی صحت کا خیال رکھنا بھی زیادہ ضروری ہے۔ مغربی ثقافت کی یلغار نے معاشرہ کی بنیادی اکالی یعنی گھر اور خاندان کے نظام کو بری طرح متاثر کیا ہوا ہے اور اصل اسلامی ثقافت کے علم بردار علمائے کرام اس نظام کے تحفظ کے لئے کوشش ہیں۔ مرتب نے اس سلسلے میں مؤثر کوشش کی ہے اور کتابوں سے جمع و ترتیب کر کے جو نسخے تجویز

کئے ہیں وہ مکمل طور پر قرآن و حدیث اور کتبِ اہل بیتؑ کی تعلیمات کی روشنی  
ہیں ہیں۔ خداوندِ عالم سے دعا ہے کہ اس کوشش کو شرفِ قبولیت بخشنے اور  
قارئین کے لئے مفید اور موثر قرار دے اور مرتب کی مساعی کو اس گھرانے کی  
تاسید حاصل رہے جسے خداوندِ عالم نے ”نبوت کا گھر انہ“ کہا ہے۔

ججۃ الاسلام و المسلمین مولا نا سید ذوالفقار علی زیدی

امام جمعہ مسجد محمد مصطفیٰ

عباس ناؤن، کراچی۔

## بیش لفظ

اس کتاب کو پڑھنے والا ہر شخص اپنی ذمہ داریوں پر نگاہ ڈالے کہ اپنے  
گھر کو جنت بنانے میں میرا کردار کیا ہوتا چاہئے؟

ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی کوتا ہیاں آپ کے سامنے آ جائیں بلکہ ہر شخص یہ  
سوچے کہ اگر میں نے پی کوتا ہی دور کر لی تو خدا اپنے فضل و کرم سے میری  
بیوی کو اور میرے دوسرے گھروالوں کو بھی ہدایت عطا کر دے گا۔

نسخوں پر عمل کرنے سے قبل اپنے اور گھروالوں کی اصلاح کی خوب دعا  
مانگیں کہ خداوند امیری بیوی اور گھروالوں کو میرے آنکھوں کی سختی کے مقابلے  
اور مجھے بھی ان کے حقوق ادا کر دینے والا بنا دے اور ان کے ساتھ حسن سلوک  
کرنے والا بنا دے۔

یاد رکھیے اگر خاندان صحیح ہو تو صحیح معاشرہ تشکیل پائے گا اور اگر گھر کی  
زندگی صحیح کر لی تو باہر کی زندگی بھی صحیح ہو سکتی ہے۔

وہ گھر جس میں گناہ ہو، اختلاف ہو، وہ گھر صلاحیتوں کا قاتل ہے،  
بچوں کی استعداد کا قاتل ہے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا گھر مبارک ہو، اولاد آپ کے لئے

مبارک ہو تو چاہئے کہ آپ کے گھر گناہ نہ ہو اگر آپ کا گھر گناہ کا گھر ہے تو اس کے بارکت ہونے کی امید بیکار ہے۔

مشہور روایت میں ہے کہ:

”لَا تدخل الملائک فی بیت فیه الکلب“

”وَلَا جُنْدِنَ کی میں کتا ہو ملائکہ داخل نہیں ہوتے۔“

یہ روایت بقول علماء تین معنی رکھتی ہے ایک معنی تو یہ ہے کہ وہ گھر جس میں گتوں کی پرودش کی جاتی ہے وہاں ملائکہ آمد و رفت نہیں رکھتے وہاں شیاطین کی آمد و رفت ہوتی ہے۔

دوسرے معنی ہیں وہ دل جو تنپاک ہیں، اخلاقی و روحانی برائیوں سے آلووہ ہیں، غیبت، بہتان، حسد، بغصہ، نخستہ اور غصب کی آماجگاہ ہیں وہاں بھی ملائکہ کی آمد و رفت نہیں ہوتی۔ تیسرا معنی ہیں وہ گھر جہاں اختلافات ہیں، گناہ ہیں وہاں پر بھی ملائکہ کی آمد و رفت نہیں ہوتی۔

اگر ملائکہ ہمارے گھر آمد و رفت نہ رکھیں اور خدا کا دستِ عنایت سر پر نہ ہو اور ہمارے لھروں پر اس کی رحمت نہ ہو تو شدید افسوس کا مقام ہو گا اور اس سے بھی زیادہ افسوس ان بچوں پر جو اس گھر میں پلتے ہیں اور ایسا گھر جس میں شیاطین کی آمد و رفت ہو وہ آرامگی جگہ نہیں بلکہ پریشانیوں اور مصیبتوں کا منبع ہو گا۔

لیکن اگر گھر میں ایسا ماحول ہو کہ رہنے والے افراد ایک دوسرے کا شکر یہ ادا کرتے ہوں، محبت والفت ہو، ہر کوئی اپنی غلطی تسلیم کرنے کو تیار ہو

اور اگر کوئی ناخوش گواری پیش آجائے تو عذرخواہی کرتے ہوں تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ جنت میں ایک دوسرے کے سامنے خوشحال بیٹھے ہوں گے اور ایک دوسرے کو آفرین کہیں گے۔

قارئِ میں کرام! کیا آپ اپنے لئے بہشت چاہتے ہیں؟ اگر آپ چاہتے ہیں تو آپ اپنے اندر لیک پیدا کریں، صبر سے کام لیں، اختلافات کو فوراً دور کریں یہاں تک کہ ایک گھنٹہ بھی آپ کے گھر میں اختلاف نہیں شہر ناچاہے۔

”ولَا تَذَرُ عَوْنَاطَفَلُوكَ وَتَذَهَّبَ رِيحَكُمْ“

(انفال آیت ۲۷)

”آپس میں جھگڑا نہ کرو دوستہ ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔“

پروردگار اتمام خاندانوں میں اتحاد، باہمی الافت و محبت پیدا فرماؤ اور آپس کے جھگڑوں کو ختم کرنے کی توفیق عطا فرم۔ اور امیر المؤمنین کی اس وصیت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرم اک جس میں آپ نے فرمایا:

(دیکھو!) ”آپس کے اختلافات ختم کر دو۔“

ہے کوئی محبتِ علیؑ کا دعوے دار جو اپنے مولاؑ کی اس وصیت کو پوری کرنے کی کوشش کرے؟

ادارہ

پیغام وحدت اسلامی

## بیوی کے عمل لے کے لئے چودہ مجروب ساخت

حضرت آدم جب جنت میں تشریف لاتے ہیں تو باغِ جنت کا چپہ چپہ انوارِ الہی سے معمور تھا اطافِ کبریائی کا قدم قدم پر ظہور تھا اور ہر طرف نعمتوں کی بارش تھی لیکن پھر بھی آدم اپنے دل کا ایک گوشہ خالی پاتے ہیں، کسی چیز کی کمی محسوس کرتے ہیں؟

لہذا پھر حضرت آدم پر نوازشوں اور بخششوں کی تکمیل ہوئی اور جنتِ حقیقی معنوں میں جنت ثابت ہوئی جب ایک عورت کی تخلیق ہوئی اور شوہر کے لئے ایک بیوی کی آستی سامنے آئی۔

اگر عورت نہ ہوتی کارخانہ تبدیل ہی ختم ہو کر رہ جائے۔  
پوری انسانی تہذیب اجز کر رہ جائے۔

اے عورت آپ دوزخ جیسے گھر کو بھی جنت میں بدل سکتی ہیں۔

آپ چاہیں تو فقیر کو دولت مند اور دولت مند کو فقیر بنادیں۔

مرد کا سکھ آپ کے قدموں میں ہے، آپ مرد کا نصف جزو اور اس کا آدھا ایمان ہیں۔

تمام نہ بھی انسان، اولیاء، حکماء۔ آنکھے یہاں تک کہ خدا کے پیغمبر بھی

آپ کو ماں کہتے ہیں اور آپ کی ہی گود میں پلتے ہیں۔

آپ ہی کے قدموں تک جنت ہے۔

دنیا کی انتہا اپنا گھر اور گھر کی انتہا عورت ہے۔

نیک عورت کے بغیر گھر بیکار اور مصیبت خانہ ہے۔

☆ ایک نیک اعمال عورت ستر اولیاء سے بہتر ہے۔

☆ ایک بد اعمال عورت ہزار بد اعمال مردوں سے بدتر ہے۔

☆ ایک حامل عورت کی دور کعت نماز غیر حاملہ کی اتنی رکعتوں سے بہتر ہے۔

☆ جو عورت اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہے اسے اللہ تعالیٰ ایک ایک بوند پر نیکی عطا کرتے ہیں۔

☆ جب شوہر پر پیشان حال گھر آتے اور اس کی بیوی اُس سے خوش آمدید کہے اور تسلی دے تو اللہ اس عورت کو نصف جہاد کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

☆ جو عورت اپنے بچے کے رو نے سے رات بھرنے سوکے اللہ تعالیٰ اس کو میں غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر دیتے ہیں۔

☆ جو عورت ذکر کرتے ہوئے جھاڑو دے اللہ تعالیٰ اس کو خانہ کعبہ میں جھاڑو دینے کا ثواب عنایت کرتے ہیں۔

☆ جو عورت نماز، روزہ کی پابندی کرے اور پاک دامن رہے اور اپنے شوہر کی تابعداری کرے، اس کو اختیار ہو گا کہ جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

☆ جو عورت اپنے بچے کی بیماری کی وجہ سے نہ سکے اور اپنے بچے کو آرام دینے کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کو بارہ سال کی قبول عبادت کا ثواب ملتا ہے۔

☆ جو عورت حاملہ ہواں کی رات عبادت اور دن روزہ میں شمار ہوتا ہے۔  
☆ بچے کی پیدائش کے بعد اس کے لئے ستر سال کی نماز اور روزہ کا ثواب لکھا جاتا ہے اور بچہ پیدا ہونے میں جو تکلیف برداشت کرتی ہے، ہر درد کے عوض ایک حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

☆ بچہ رات کو روئے اور ماں بغیر برا بھلا کہے اس کو دودھ پلانے تو اس کو ایک سال کی نمازوں اور روزوں کا ثواب ملے گا۔

☆ جب بچے کا دودھ پینے کا وقت پورا ہو جائے تو آسمان سے ایک فرشتہ آ کر اس عورت کو خوشخبری سناتا ہے کہ اے عورت اللہ نے تجھ پر جنت واجب کر دی ہے۔

☆ عورت کا خاوند اس سے راضی ہو اور وہ انتقال کر جائے تو جنت اس پر واجب ہو گی۔

☆ نیکو کا عورت ستر مردوں سے افضل ہے۔

☆ عورت بھی اپنے شوہر کے گھر میں خدمت کی نیت سے چیزوں کو فرینے سے رکھے گی تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر ڈالے گا اور جو بھی اللہ کا منظور نظر ہو گیا اُسے عذاب سے امان مل جائے گی۔

☆ شائستہ عورت ہزارنا شائستہ مردوں سے بہتر ہے۔ جو عورت بھی شوہر کی بھلائی کے لئے سات دن کام کرتی ہے اللہ اُس پر جہنم کے سات دروازے بند کر دیتا ہے اور جنت کے آٹھ دروازے کھول دیتا ہے کہ وہ جس دروازے سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

☆ پانی کا ایک گھونٹ بھی مرد کے ہاتھ میں دیتی ہے تو وہ ایک سال کی مستحب عبادت جس میں وہ دن میں روزے رکھے اور رات کو نماز ادا کرے اس سے بہتر ہے۔

☆ عورت اپنے شوہر کے لئے لذیذ غذا تیار کرتی ہے اللہ تعالیٰ جنت میں اُس کے لئے قسم قسم کے کھانے تیار کرے گا اور فرمائے گا خوب کھاؤ اور پیو یہ ان زحمتوں کی جزا ہے جو تم نے دنیا کی زندگی میں برداشت کی ہیں۔

☆ اے عورت! آپ ہی مرد کے گھر کی مالکہ ہیں، ملکہ ہیں، بس اپنے اندر وہ صفات پیدا کر لیں کہ پھر دین کی رعایت کرتے ہوئے مرد آپ کی ہر بات مان لے۔

لیکن ابھی نہر جائیے!

اس اقتدار کی باغِ ذور ہاتھ میں لینے سے پہلے آپ کو کچھ قربانیاں دینی ہوں گی، تا ج بہت حسین گلاب کی طرح ہے، لیکن اس گلاب کو حاصل کرنے کے لئے آپ کو کائنتوں کا مزا چکھنا ہو گا پہلے اپنے اندر اُس کی صلاحیت اور استعداد پیدا کرنی پڑے گی۔

گھر کی رانی بننے سے پہلے آپ کو کسی حد تک باندھ بنتا ہو گا۔ ....

اس گلابی تاج کو پہننے سے پہلے آپ کو گھر میں کانٹوں کا تاج پہننا ہو گا۔ ....

یہی قدرت کا قانون اور دنیا کا نظام ہے۔

سرخ رو ہوتا ہے انسان ٹھوکریں کھانے کے بعد

رنگ لاتی ہے حتا پھر پچھس جانے کے بعد

سرمه، نے کہا، مجھ پر اتنا ظلم کیوں کرتے ہو کہ اتنا زیادہ پیتے ہو۔

پینے والے نے جواب دیا! تجھے اس لئے زیادہ پیس رہا ہوں کہ

اشرف الخلوقات کی اشرف الاعضا، یعنی انسان کی آنکھ میں جگہ پانے کے

قابل ہو جائے۔

اے نیک بیوی آپ اس انسانیت کیلئے امید کی ایک کرن ہیں پس اپنے

آپ کو دیندار، باپرده، نمازی بنائیے، اپنے مختاری ٹھوڑتوں، رشتہ داروں کو دین

پر عمل کرنے اور اس کو چار دنگ عالم میں پھیلانے والی بنایے، خدا آپ کو

نیک بنائے اور اپنے شوہر کیلئے دنیا و آخرت میں آنکھوں کی تھنڈک بنائے۔

کیونکہ یہ آدمزاد آپ ہی کے دل کے آئینے میں اپنی محبت دیکھنا چاہتا ہے۔

آپ ہی کی زبان سے اس کا اظہار چاہتا ہے۔

آپ ہی کی مسکراہٹ سے اس کا اظہار چاہتا ہے۔

اس کی طرف سے کوئی کڑوی بات ہو جائے تو آپ کی طرف سے صبر

والا طرزِ عمل چاہتا ہے۔

..... آپ کے منہ سے کھلے ہوئے کوثر و تنیم سے دھلے ہوئے دوستھے بولوں

..... سے اپنی ہر بیماری کی شفا چاہتا ہے۔

..... آپ کی اطاعت و خدمت سے اپنی جوانی کی بقا چاہتا ہے۔

..... آپ کی معمولی سی توجہ سے اپنی تھکاوٹ کی دوری چاہتا ہے۔

..... دنیا کے ہر گم اور ہر پریشانی میں آپ کے مشورہ سے تسلی اور تشفی چاہتا ہے۔

..... آپ کی نمازوں، ذکرا اور تلاوت کی پابندی سے آنکھوں کی ٹھنڈک چاہتا ہے۔

..... آپ کے فتن اخلاق سے اپنے بچوں کی تربیت چاہتا ہے۔

..... آپ کے حسنِ معاشرت سے اپنے ماں باپ اور رشتہ داروں کی دعا  
..... چاہتا ہے۔

..... اپنے دوستوں کی بیویوں کا اکرام اور پڑوں کی عورتوں کے ساتھ اپنے  
برتاو سے معاشرے میں اپنا مقام اور رتبہ بدل رکھتا ہے۔

..... آپ کی قناعت اور دنیا کی تھوڑی سی چیزوں پر راضی رہنے سے زیادہ  
کمالی کے جھمیلوں سے آزادی چاہتا ہے۔

..... آپ کے صاف ستھرے رہنے، چست، چاق و چوبند رہنے اور صاف  
لباس پہننے سے اپنی آنکھوں کی خیانت (یعنی نامحربوں پر نگاہ پڑنے سے  
حفاظت چاہتا ہے۔

..... آپ کے ہاتھوں میں میانہ روئی کی مہندی سے اپنے مال کی حفاظت  
..... چاہتا ہے۔

## اگر بھی بحثات ہیں؟

تو آپ ضرور آج بھی آدم کے اس بیٹے کے لئے حوا کی بیٹی ہیں۔  
 اُس کے لئے زوجہ صالحہ، نیک بیوی، اُس کی آنکھوں کی سخنڈک، دل  
 کی راحت، سرمایہ صحت، محافظِ ایمان، نصف دین، اُس کی ہمراز، اُس کی  
 مخلص، دوست آپ ہیں، یقین کیجئے آپ ہی ہیں۔

وہ آپ کو اپنی قبر اور خدا کے سامنے لکھ رے ہونے کی فکر کرنے اور دوسری عورتوں اور بچوں میں دین پھیلانے اور ایمان اور اسلام کو دنیا میں زندہ کرنے کی بھی فکر سے جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہے۔

یاد رکھیئے اسلام میں اچھی بیوی کا معیار یہ نہیں کہ وہ کالج سے ایسی  
ڈگریاں یا ڈپلو مے لے کر نکلے جو خود مردوں کے حق میں بھی اب بیکار ہو چکے  
ہیں۔ معیار آخرت کی کامیابی ہے۔

وہ زبان جو ہمیشہ سچ ہی پر کھلتی ہے اس زبان مبارک کا ارشاد ہے کہ  
”اے عورتوں! یاد رکھو کہ تم میں سے جو عورتیں نیک ہیں وہ  
نیک مردوں سے پہلے جنت میں پہنچ جائیں گی۔“

اور کوئی فضیلت آپ چاہتی ہیں؟ جنت میں مردوس سے پہلے تو آپ پہنچ گئیں ہاں البتہ نیک بن جانا شرط ہے اور یہ کوئی مشکل نہیں۔

۔۔۔ بدزبانی ۔۔۔ نافرمانی ۔۔۔

تو پھر اس مخبر صادق رسول کا ارشاد سنئے فرماتے ہیں کہ:  
”کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے نہ کوئی  
اور نیکی ان میں سے ایک وہ عورت ہے جس سے اُس کا شوہر  
نا خوش ہو۔“

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:  
”کہ دنیا میں جب کوئی عورت اپنے شوہر کو ستائی ہے تو جو حور  
قیامت میں اس شوہر کی بیوی بنے گی وہ یوں کہتی ہے کہ  
(اس کو مت ستا، یہ تو تیرے پاس مہماں ہے، تھوڑے ہی  
دنوں میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس آ جائے گا)۔“

ایسی ہی عورتوں سے بخنسے کے لئے دعاء ملکی ہے۔

”اے اللہ۔ میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی بیوی سے جو  
مجھے بڑھا پے کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی بوڑھا کر دے۔“

ایسا نہ ہو کہ جیسے ایک شوہر اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میرے انتقال کے  
بعد تم دوسری شادی کر لینا۔ وہ پوچھتی ہے کیوں؟ تو کہتا ہے کہ تاکہ دوسرے  
شوہر کو معلوم ہو جائے کہ میرا اتنی جلدی انتقال کیسے ہو گیا تھا؟

یا ایسا نہ ہو کہ جیسے ایک صاحب کے ہونٹ کالے ہو رہے تھے تو کسی نے  
وہ پوچھی تو کہا بیگم لا ہو رجاہی تھی تو فرط مسزت سے ان کے جانے کی خوشی

میں بے قابو ہو کر میں نے ٹرین کے ڈبے کو چوم لیا۔

ایک دانشور معاشرتی و اخلاقی مسائل پر تقریر کر رہے تھے اپنی باتوں کے دوران انہوں نے کہا ہم اب گھر یو مسائل کے بارے میں اعداد و شمار سے کام لیتے ہیں۔ اسی لئے میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ محفل میں موجود وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو اپنی بیویوں کے ظلم سے تنگ ہیں۔ یہ سننا تھا کہ تمام لوگ اٹھ کھڑے ہوئے مگر ایک شخص اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ یہ دیکھ کر دانشور نے کہا خدا کا شکر ہے کہ ہماری محفل میں ایک شخص تو ایسا ہے جو اپنی بیوی سے خوش ہے۔ یہ سننا تھا کہ اس شخص نے کہا جناب ایسا نہیں ہے میں اٹھ نہیں سکتا کیونکہ کل میری بیوی نے میری نائگ تو زدی ہے۔

تو اس طرح عورت کی بد مزاجی سے پوری زندگی پر یہاں اور غمی ہی میں گذرتی ہے۔

اے مرد کی منس، غنوار اگر آپ اپنے گھر کو جنت کا نمونہ دیکھنا چاہتی ہیں تو آپ کو کچھ کرنا پڑے گا جنت یوں ہی نہیں حاصل ہو جاتی اس کے کچھ اصول ہیں، کچھ نسخہ جات ہیں۔

☆ زندگی میں کوئی عظمت نہیں ہے مگر دو آدمیوں کی، ایک

عالم با عمل، دوسرے اس کو غور کے ساتھ سُن کر یاد کر لینے

والے کے لئے۔ (رسول اللہ ﷺ)

# نحوہ نبرا

## ﴿ شوہر پر مسلسل احالتاں کریں ﴾

یہ شوہروں کو غلام بنانے کا شرعی نسخہ ہے۔

کہتے ہیں کہ نیکی اور بھلائی کرنے والا تو اپنی نیکی بھول جاتا ہے لیکن جس سے نیکی کی جاتی ہے وہ نہیں بھولا کرتا حدیث میں ہے کہ ”الا نسان عبد الا حسان“، انسان اپنے اپر احسان کرنے والے کا غلام بن جاتا ہے۔ وہ آپ کا قیدی، غلام اور خادم بن جاتا ہے۔ نیک یہوی کی نیکی بھلائی نہیں جاسکتی۔

نیک یہوی اپنے آپ کو نیکی پر یہ سوچ کر ابھار سکتی ہے کہ:

”میں جس دن دنیا سے چلی گئی، میری نیکی شوہر کو یاد آئے گی اور شوہر میرے لئے دعا کریں گے، مجھے اچھائی کے ساتھ یاد کریں گے، میری خدمت ان کو رات کے اندر ہیروں اور دن کے اجالوں میں میرے لئے دعاوں پر مجبور کرے گی اور شاید یہی میری مغفرت کا اور خدا کے راضی ہونے کا سبب ہو جائے۔“

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جتنا رشک مجھے حضرت خدیجہ پر ہوا اتنا رسول اللہ کی کسی یہوی پر نہ ہوا حالانکہ میں نے انہیں دیکھا بھی نہ تھا۔ اتنے

رشک کی وجہ یہ تھی کہ رسول کریم اکثر ان کا ذکر کیا کرتے تھے اور آپ کا دستور یہ تھا کہ جب آپ کوئی بکری ذبح فرماتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو ان کا گوشت ابطور ہدیہ بھیجا کرتے تھے۔

ایک دن آپ نے ان کا تذکرہ کیا تو میں نے عرض کیا ان۔۔۔ کا تذکرہ آپ کیوں اتنا زیادہ کرتے ہیں؟ اللہ نے ان سے بہتر آپ کو دے دیا ہے۔  
تو آپ نے فرمایا:

”اللہ کل قسم! اس کے بعد اللہ نے جو مجھے دیا ہے وہ اس سے بہتر نہیں ہے وہ اس وقت ایمان لائیں جب لوگ ابھی کافر تھے، انہوں نے اس وقت میری تصدیق کی جب اور وہ نے مجھے جھٹلا دیا، اس وقت ایمان میں مجھ پر نچاہو رکیا جب لوگوں نے مجھے محروم کر رکھا تھا۔ اللہ نے مجھے ان سے اولاد دی کسی اور سے نہیں دی۔“

(هر کہ خدمت کردا و مخدوم شد)

جس نے خدمت کی وہ سردار بنا۔

(فکونی لہ امۃ یکن لک عبداً)

تو اس کی کنیت بن جاتو وہ تیراتا بعد اغلام بن کر رہے گا۔

پس اگر یوں یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر میرے کہنے میں رہے میرا غلام بن جائے تو یاد رکھے کہ اس کو شوہر پر احسان کرنا ہو گا۔ اس کی خطاؤں کو درگز ر

کرنا ہو گا غلام بنا نا غلام بننے سے ہوتا ہے پہلے عملًا باندی بن جائے وہ خود بخود غلام بن جائے گا۔ محبت، محبت کو کھینچتی ہے، اطاعت، اطاعت کو کھینچتی ہے۔ سرکشی، بذبانی، بدکلامی، نفرت اور جھگڑوں کو کھینچ کر لاتی ہے۔

## نحوہ پرزا

### جیسا ہاں میں اپنے اکابر اپنے گھٹیں۔

یہ جھگڑوں سے نجات پانے کا زین نسخہ ہے۔

شوہر کہے کہ آج فلاں جگہ چلنے ہے۔۔۔۔۔ کہے جی ہاں انشاء اللہ ضرور چلیں گے۔ اگر شوہر کا کسی تقریب میں جانے کا دل نہیں چاہ رہا۔۔۔۔۔ تو کہے جی ہاں بالکل نہیں جاؤں گی، جیسا آپ کہیں گے ویسا ہی ہو گا۔ آپ میرے شوہر ہیں آپ کی بات مقدم ہے، آپ بالکل غم نہ کریں آپ جیسا کہیں گے ویسا ہی ہو گا۔۔۔۔۔ اب اگر جانے کو زیادہ ہی دل چاہ رہا ہے تو اس دوران دور کعت نماز پڑھ کر خدا سے دعا کرے۔

”اے اللہ! سارے انسانوں کے دل آپ کی دو انجیلوں میں ہیں آپ جیسا چاہیں پھیر دیں۔ جب آپ کوئی فیصلہ کر دیں تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا اگر اس جانے میں خیر نہیں تو

میرے دل سے اس حاجت ہی کونکال دیں ورنہ میرے شوہر  
کو راضی کر دیں۔“

اور پھر جب شوہر کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو اس وقت نرمی سے کہے  
”مناسب ہوتا اگر آپ مجھے اس شادی میں جانے کی اجازت دے  
دیں، آج ان کے گھر میں خوشی کا موقع ہے میں نہ جاؤں گی تو ان کی خوشی مکمل  
نہ ہوگی اگر آپ اجازت دے دیں تو مہربانی ہوگی۔“

اگر وہ پھر بھی نہ مانے تو صبر کر لیں۔۔۔ لیکن چند امور میں ہی ان کی  
مان لینے سے شوہر کو آپ پر ایسا اعتماد پیدا ہو جائے گا پھر انشاء اللہ وہ آپ کی  
باتوں کو بھی روئیں کرے گا۔

### نحوہ نپردا

## مطاف کرو تجھے، آسمانہ الپا اپیں ہو گا

یہ ایسا جملہ ہے جو سنگ دل سے سنگدل شخص کو بھی موم بنادیتا ہے، سخت  
سے سخت غلطی کو بھی چھوٹا بنادیتا ہے، بڑی سے بڑی آگ کے لئے پانی کا کام  
دیتا ہے ظالم کو حرم پر مجبور کر دیتا ہے، دشمن کو دوست بنادیتا ہے۔

یہ نسخہ کسی انسان کا، بشر کا قول نہیں بلکہ انسانوں کے پیدا کرنے

وَالرَّبُّ الرَّحْمَنُ جِنَّكَ كَمَا تَحْمِلُ مِنْ سَارِيَةِ اَنْسَانُوكَ دَلٌّ هِيَ اَنْ كَا  
اَرْشَادٌ هِيَ -

”وَلَا تَسْتُوِي الْحَسَنَةُ وَلَا اَسْيَةُ اَدْفَعُ بِالْتِي هِيَ  
اَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي يَنْكِنُ وَبِينَهُ عِدَادُهُ كَانَهُ وَلِي

حَمِيمٌ“ (سورة حم سجدہ پارہ ۲۳)

ترجمہ:

”نیک اور بدی برابرنہیں ہوتی۔ آپ نیک برداشت سے بدی کو  
ٹال دیں (پھر یہ کایک آپ دیکھیں گے) کہ آپ میں اور  
اس شخص میں جو عداویت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی دلی  
دوست ہوتا ہے۔“

بیوی کو چاہئے کہ منہ زوری نہ کرے، بحث و مباحثہ نہ کرے، ادھر ادھر  
کی باتیں نہ بنائے سو باتوں کی ایک بات ۔۔۔ معافی پاہتی ہوں، آئندہ  
ایسا ہے ہوگا۔

یہ لفظ ایسا ہے کہ حجاج بن یوسف جیسے ظالم شخص کو بھی نرمی پر مجبور کر دیتا ہے۔  
ایک مرتبہ حجاج نے سفر کے دوران ایک دیہاتی سے امتحان کے لئے  
پوچھا کہ تمہارا بادشاہ حجاج کیسا ہے؟

وہ کہنے لگا بڑا ظالم ہے، اللہ اُس سے بچائے وغیرہ وغیرہ۔

تو حجاج نے کہا تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟

اس نے کہا نہیں تو بادشاہ نے کہا میں جناج بن یوسف ہوں۔

دیہاتی نے کہا تم مجھے جانتے ہو میں کون ہوں۔ جناج نے کہا۔ نہیں تو  
اس نے کہا میں مریض ہوں۔ ہر ماہ میں تین دن کے لئے پاگل ہو جاتا ہوں  
اور آج میرے پاگل بننے کا پہلا دن ہے معاف کرنا۔

جناج یہ سن کر ہنسنے لگا اور اس کو چھوڑ دیا۔

اب آپ اندازہ لگائیں کہ اگر ہر چھوٹا اپنے بڑے کے سامنے غلطی کے  
وقت یہ کہے کہ غلطی ہو گئی آئندہ انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔  
معاف کردیجئے اب خیال رکھوں گی۔ ....

آئندہ آپ کو شکایت نہیں ہو گی۔ ....

چنانچہ ہم سب ہی خطا کار ہیں اور ہر عدالت میں اقراری ملزم معافی کا  
طالب ہوتا ہے تو اس کے لئے نرمی ہے بمقابلہ اندری مجرم کے۔

ایسی ناقلوں اور جھگڑے کے لمحات میں خوف خدار کھنے والی، گھروں  
میں جھگڑوں کی آگ کو بھیجنے والی سمجھدار بیوی کا جواب سننے  
غلطی ہو گئی، آئندہ ایسا نہ ہو گا۔ ....

یہ ایسا جواب ہے کہ شیطان کے لئے گھر میں جھگڑے پیدا کروانے کا  
کوئی ہتھیار باقی نہیں رہے گا۔

☆ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (رسول اللہ)

## نحوہ نمبر ۲

### گمل خاموشی۔

بھڑے کے وقت اس کو ختم کرنے کا اک سیری لسخہ ہے۔

دکایت میں ہے کہ ایک عورت ایک عالم کے پاس گئی اور کہا کہ مجھے کوئی ایسا تعویذ دے دتبھے لیں میرا شوہر مجھ سے بھگڑانہ کرے، میری بات مانے تو عالم نے فرمایا کہ تم تھوڑا سا پالی لے آؤ میں اس پر دعا پڑھ دوں گا۔ چنانچہ پڑھ دیا اور فرمایا کہ جب تمہارا شوہر غصہ میں ہو تو اس میں سے ایک گھونٹ منہ میں لے کر بیٹھ جاؤ مگر خبردار پانی کو حلق سے بیٹھنے اتنا رنا۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا، جب بھی خاوند غصہ میں ہوتا تو منہ میں گھونٹ لے کر بیٹھ جاتی، بول تو سکتی نہیں تھی، منہ کوتا لالک گیا تھوڑے ہی دونوں میں شوہر راضی ہو گیا اور اس کا غصہ آہستہ آہستہ ختم ہو گیا۔ اگر بھڑے میں ایک فریق تکرار نہ کرے اور جواب ہی نہ دے تو بھگڑا بڑھ ہی نہیں سکتا۔

اور اس کے بعد مرد کے لئے تو نرم پڑنے کے علاوہ کوئی چارہ ہی نہیں۔ اس کے معذرت کرنے کے بعد اس کے پاس کوئی دلیل، ہتھیار ہی مواخذہ کا نہیں رہتا۔

ایک دفعہ ایک عورت ایک بزرگ کے پاس گئی اور شوہر سے روز کے جھگڑے کی شکایت کرنے لگی کہ ہم دونوں لڑتے ہی رہتے ہیں، بات بات پر شوہر غصہ کرنے لگتا ہے اور پھر مجھے بھی غصہ آ جاتا ہے۔ اس پر اس مرد بزرگ نے کہا اس کا علاج نہایت آسان ہے پس شرط یہ ہے کہ تم شیر کی گندمی سے تین بال لے آؤ۔

اب عورت ہمت کر کے چڑیا گھر گئی اور شیر کے لئے کچھ گوشت لے گئی۔ پنجھرے میں پھیل کا، شیر نے کھالیا اب تھوڑا سا ڈرختم ہوا تو روزانہ شیر کے لئے گوشت لے جائی۔ پہلے دور سے پھیلکتی پھر زدیک سے یہاں تک کہ جب وہ کھاتا تو پنجھرے میں پا تھا ڈال کر اس کی گندمی پر پیار کرنے کی کوشش کرتی۔ جب شیر کافی مانوس ہو گیا تو گندمی پر با تھوڑی پھیرتے ہوئے تین بال زور سے کھینچ لئے اور مرد بزرگ کے پاس لے گئی اس پر انہوں نے کہا افسوس تم شیر کو تو مانوس کر سکتی ہو اور اس کے تین بال لامکن ہو یکن اپنے شوہر کو مانوس نہیں کر سکیں۔

تو اس طرح مزاج کی رعایت کر کے شوہر کو مانوس کر لیں۔ (ابتہ بال توڑ کرنہیں)۔

بس یہی آپ کی ساری پریشانیوں کا علاج اور تمام گھر میلوں یا جاریوں کی دوائے آپ کا شوہر شیر سے زیادہ درندہ اور آدم خور نہیں ہے۔ بس ہمت کریں اور آئندہ خیال کریں۔

## نحو نبرہ

### ﴿ پھر نحو کا محتوا ہے جو تم سکرلا اور سب مگلائیں ﴾

شہر کے آتے ہی اپنے اور بچوں کے چہروں پر مسکراہٹ کا پاؤڈر لگا  
لیجئے اور خود شہر اور بچوں کو بھی چاہئے کہ وہ گھر میں داخل ہوں تو مسکراتے  
ہوئے آئیں اور ایک دوسرے کو سلام کریں۔ یہ میاں بیوی میں محبت، مودت  
اور اتحاد و اتفاق کا مجرب نسخہ ہے۔

## نحو نبرہ ۲

### ﴿ ہر وقت شکر گرنے کی مادہ تعلیل اللہ تعالیٰ حال ہیں ﴾

الحمد لله علیِ کل حال ۔۔۔۔۔ ہر وقت الہی تیرا شکر ہے۔  
اتنا شکر کرنے سے آپ کی زبان اور دل شکر (چینی) کی طرح میٹھی ہو  
جائیں گی اور آپ کا شہر سے بھی جھگڑا نہ ہو گا۔  
شہر گھر میں کیسی بھی چیزیں لا میں اس کا دل رکھنے کیلئے بے تکلف ہی

کلمات شکر ادا کیجئے ہر چیز کو شکر کے چشمے سے لگا کر دیکھیں تو ان کی براہیاں پھر جائیں گی، اچھا یاں آپ کے سامنے آئیں گی۔

حضور اکرم نے ایک دفعہ عورتوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں سب سے زیادہ عورتوں کو دیکھا ہے، وجہ پوچھی گئی تو فرمایا تکفرون العشیر، یعنی شوہروں کی ناشکری کی وجہ سے۔

اگر آپ اس دنیا کو مسافر خانہ سمجھ لیں، امتحان گاہ سمجھ لیں۔ یہاں رات  
دن چیزیں جمع کرنے میں لگے رہنا ہر وقت مشی گارے کے مکان کی سجاوٹ  
ہی میں مصروف رہنا انتہائی حماقت ہے جب ملک الموت آئے گا تو پھر ایسی  
عورتیں افسوس کریں گی ۔۔۔۔۔ کہ مجھے کچھ مہلت دے دواب میں نیکی  
کروں گی، اب گھر کا سامان کم کروں گی فضول خرچی نہیں کروں گی، آئندہ  
میں گناہ نہیں کروں گی، بے پردہ باہر جا کر اللہ تعالیٰ کو نار ارض نہیں کروں گی۔  
لیکن اس وقت افسوس اور پچھتاوے کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

لہذا خدا را اپنے اور اپنے شوہر کے قیمتی چیزوں کو فقط اور فقط آسائشوں ہی کے حصول میں ضائع نہ کریں بلکہ ان کو جمع کر کے خدا کے اس دین کو ساری دنیا میں پھیلانے کیلئے خرچ کریں۔

پیے جمع کر کے شوہر کو دیں کہ جائیے اس پیے کو علم دین کی ترویج میں خرچ کیجئے، فلاں، غریب، مسکین کی مدد کیجئے۔ غریب رشتہ دار لڑکیوں کی شادی میں خرچ کروائے۔

ان تمام کاموں میں خرچ کرنے کی برکت سے گھر میں انشاء اللہ جھگڑے مکمل طور پر ختم ہو جائیں گے۔ شکر کا یہی تو مفہوم ہے کہ خدا کی نعمتوں کو اس کی راہ میں خرچ کرنا۔

شوہر جب کوئی چیز لائے اُس کا شکر یہ ادا کرے جزاک اللہ خیراً (خدا آپ کو جزائے خیر دے) یہ کہنے کی عادت ڈالیں۔

اور چھوٹے بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں، اگر بچوں کو آپ پانی کا گلاں دیں، کوئی لھانے کی چیز دیں تو یہ کہلوائے جزاک اللہ خیراً۔ اگر بچے سے کوئی کام لیا اور وہ کام کر لے تو کہئے جزاک اللہ خیراً۔

### نفحہ سرکی

## ﴿ زبان شیر میں اونٹلگ گیری ﴾

شیر میں زبانی ایک ایسا جاذب و صف اور اتنی دلکش خوبی ہے کہ خراب سے خراب عادت کے شوہر بھی اس کے تابع ہو جاتے ہیں۔ میٹھی زبان ایک ایسا جادو ہے جو ہمیشہ اپنے سامنے والے پر اثر انداز ہوتا ہے۔ شیر میں زبان عورتوں کے عیب لوگ بھول جاتے ہیں۔ ایک عورت میں دنیا بھر کی خوبیاں ہوں لیکن اگر وہ بدزبان ہو تو اُس کی ساری خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے۔

## نحوہ نمبر ۸

### اپنے غصہ پر تاب نہ پائیں۔

زیادہ تر جھگڑوں کی بنیاد غصہ اور غضب ہے۔

اگر چند طریقوں پر عمل کر کے غصہ پر قابو پالیا جائے تو زندگی گویا جنت کا نمونہ ہی بن جائے۔

اگر آپ کو بھی شوہر کی کسی بات پر زیادہ غصہ آجائے تو سوچئے کہ اللہ کے بھی آپ پر حقوق ہیں اور آپ ہے بھی اس کے حقوق ادا کرنے میں غلطی اور کمی ہوتی رہتی ہے جب وہ آپ کو معاف کرتا رہتا ہے تو آپ کو بھی چاہئے کہ شوہر کو معاف کرتی رہیں، اس کی غلطیوں سے اکٹ طرح در گذر کرتی رہیں جس طرح پروردگارِ عالم آپ کی غلطیوں کو در گذر کرتا ہے۔

## نحوہ نمبر ۹

### شوہر جب فحشی میں ہلاکت جاپ نہ دیں

مرد کی واقعی غلطی اور بے جا غصہ کے وقت بھی زبان درازی نہ کریں اور

اس وقت خاموش ہو جائیں جب اس کا غصہ اتر جائے تو اس وقت کہیں کہ اس وقت تو میں بولی نہیں تھی اب بتلاتی ہوں کہ آپ کی فلاں بات غلط تھی، بے جا تھی، زیادتی تھی۔ آپ نے آتے ہی ڈانٹا شروع کر دیا آپ مجھ سے پوچھ تو لیتے تو اچھار ہتا۔

اس طرح کرنے سے بات کبھی نہ بڑھے گی اور مرد کے دل میں آپ کی سمجھداری، ہوشیاری اور نیکی کا نہ مٹنے والا سکھ بیٹھ جائے گا اور اس کی نگاہ میں آپ کی زیادہ قدر اور عزت ہو گی۔

جب شوہر غصہ میں ہو یا آپ غصہ میں ہوں تو اعوذ بالله من الشیطان الرجیم پڑھیں۔ اور اگر ہو سکے تو فوراً پانی پی لیں۔

شوہر اور بچوں کو گھر میں داخل ہوتے وقت اعوذ بالله من الشیطان الرجیم، بسم الله الرحمن الرحيم، سورہ اخلاص اور درود پڑھنے کی تلقین کریں۔

تو پھر شیاطین کا داخلہ ان گھروں میں بند ہو جاتا ہے کیونکہ وہ اندر داخل ہی نہیں ہو پاتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ گھر دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ لڑائی جھگڑوں سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

غصہ کا ایک اہم علاج۔ وضو بھی ہے۔ اگر انسان غصہ کی حالت میں کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اور بیٹھا ہو تو لیت جائے، پانی پی لے یا وضو کر لے تو غصہ فوراً ہی ختم یا انتہائی کم ہو جاتا ہے۔

نحوہ  
۱۵

## مادرستہ گھوٹیں

بیوی شوہر کے سامنے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں کے راز نہ کھولے۔ کیونکہ ہونتوں سے نکلی کوٹھوں چڑھی۔ بس ایک دفعہ بات منہ سے نکلنے کی دری ہے دیکھئے کہ پھر وہ کہاں سے کہاں پہنچتی ہے۔ آپ اپنے گھر کی باتیں اور راز کھوں کر اس جب کو سکھا رہی ہیں جس سے ہو سکتا ہے کہ کبھی وہ آپ کی تذلیل کر دے یاد رکھیے جو راز آپ کے بیس دانتوں کے حصار میں چھپ نہیں سکا اب شوہر کے پاس پہنچ کر کیسے محفوظ رہے گا؟ وہ ہو سکتا ہے کہ اپنی بہنوں اور ماں کو بتائے اور پھر شوہر کی ماں اپنی بیٹی کی ساس کو بتائے۔ یاد رکھیے راز دو لوگوں میں اس وقت راز رہ سکتا ہے جب کہ دوسرا فریق مر چکا ہو۔ لہذا کسی کی ذات کے متعلق شوہر سے باتیں نہ کریں۔ آپ کسی مرد کے اس قول کو غلط ثابت کر دیں کہ عورت اپنی عمر کے علاوہ کسی بھی چیز کو راز نہیں رکھ سکتی۔

اس طرح راز کی باتیں راز میں رکھنے سے آپ آنے والے کئی جھگڑوں کے موقع کی راہ پہلے ہی بند کر دیں گی۔

نحویں ۱۱

## ہر حال میں شوہر کا ساتھ دے

نیک بیوی کو چاہئے کہ خوشی کے حالات ہوں یا پریشانی کے حالات گھر میں امیری ہو غربتی۔ ہر حال میں شوہر کا ساتھ دے۔ ایسا نہ ہو کہ ”میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑا کڑا تھوڑا جب پیسہ تھا تو خوب محبت اور عزت جب پیسہ نہ رہا تو طعنہ زندگی شروع۔ اگر شوہر پریشان ہو ملازمت چھوٹ گئی، کار و بار ٹھپ ہو گیا، لوگ پیسہ کھا گئے تو پرانے حالات کے مطابق وہی فرمائیں اور آسائیں ورنہ جھگڑے۔ گویا بیوی زوجہ المال، تھی مال کی بیوی تھی، اُسی سے نکاح ہوا تھا اس شوہر سے نکاح نہیں ہوا تھا۔

ایسے موقع پر اس کے غم کا پیسہ پوچھے تسلی دے کہ آپ فکر نہ کریں جس پر وردگار نے واپس لیا ہے وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے۔ اُس کے واپس لینے میں بھی خیر ہوگی۔ آپ نمازوں کی پابندی کریں حضور پر بھی جب کوئی وقت آتا تو وہ نمازوں کی طرف زیادہ مائل ہو جاتے تھے۔ آپ چلتے پھرتے یا غنی یا مُغنى پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ ہم قناعت کی زندگی بسر کر لیں گے جلد ہی آپ کا کام صحیح ہو جائے گا۔

آپ بتائیے جب شوہر یہ باتیں سنے گا تو کتنی ہمت اس میں پیدا ہو گی، ان پر یشانیوں میں اس کو ایک نئی راہ دکھائی دے گی اس کا غم، خوشی میں بدل جائے گا۔ ورنہ اس کے برخلاف معاشری خرابیاں آجائے سے گھروں میں لڑائی جھگڑے کتنے زیادہ ہونے لگتے ہیں۔

## نحوہ نمبر ۱۲

### ناکھر صدی سے احتساب

ہر مومنہ کو چاہئے کہ نامحرم مرد چاہے کوئی بھی ہواں سے مذاق کرنے، کھلمن کھلا بغیر پرده باتیں کرنا، ان کو گھروں میں بخھانا، خصوصاً جس وقت شوہر گھر پر نہ ہو، نامحرم پڑوسیوں کو اپنے گھروں میں آنے دینا، پردوں کے شوہر یا ان کے جوان بیٹوں سے بے تکلفی یا بغیر پرده کے باتیں کرنا، شوہر کے دوستوں سے بلا ضرورت ملاقات کرنا، ان امور سے ایسے بچپیں جیسے شیر یا سانپ سے بچا جاتا ہے۔

محترم خواتین!۔۔۔ جو ایک کی بندی نہیں بنتی اس کو ہزاروں کی باندی اور نوکرانی بننا پڑتا ہے، جو عورتیں بالکل بے پرده یا غیر شرعی طرز سے گھر سے باہر نکلتی ہیں اور خدا کے حکم کو نہیں مانتیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ وہ آزاد ہیں۔

یاد رکھیئے! جو ایک خدا کی غلامی میں نہیں آتا اس کو ہزاروں کی غلامی اختیار کرنا پڑتی ہے جو ایک کی غلامی اختیار کر لے اس کو ہزاروں کی غلامی سے نجات مل جاتی ہے۔

آپ کسی بے پردہ خاتون سے پوچھئے کہ آپ پردہ کیوں نہیں کرتیں؟ کیا چیز مانع ہے؟

وہ کہے گی معاشرے کی وجہ سے، رشتہ داروں کی وجہ سے، خاندان میں رواج نہ ہونے کی وجہ سے۔ معلوم ہوا کہ وہ خدا کی غلامی چھوڑ کر معاشرے کی غلام ہے۔

نہیں جھلتا ہے جو سر اللہ کے احکام کے آگے اسے جھکنا پڑے گا ناتوان انسام کے آگے بہر حال دنیا کی زندگی میں کوئی بھی بے قید نہیں۔ کوئی اللہ کی قید میں ہے کوئی شیطان کی قید میں ہے، کوئی نفس کی قید میں تو کوئی معاشرے کی قید میں ہے اور قید سے کوئی خالی نہیں۔ یہ فیصلہ آپ کو کرنا ہے، کہ آپ کو کون سی قید مطلوب ہے؟

☆ اللہ جب کسی بندے کو توفیقِ کرامت فرماتا ہے تو وہ شخص علم دین حاصل کرتا ہے۔ (امام جعفر صادق)

نیشنر ۱۳

## جب تک ناراض شوہر کو راضی نہ کر لیں آرام سے نہ بیخیں

جب تک ناراض شوہر کو راضی نہ کر لیں آرام سے نہ بیخیں۔

کیونکہ پیغمبر اسلام فرماتے ہیں کہ:

”کیا میں تمھاری ان بہترین عورتوں کی نشاندہی نہ کروں جن کا بہشت انتظار کر رہی ہے۔ ان میں سے ایک عورت وہ ہے کہ جب کبھی اُس سے شوہر کو کوئی تکلیف پہنچے یا وہ اُس سے ناراض ہو تو وہ اُس سے معافی طلب کرنے کے لئے اُس کے پاس آئے اُس کا ہاتھ تھامے اور کہے۔ خدا کی قسم! جب تک آپ مجھ سے راضی یا خوش نہ ہوں گے۔ میری آنکھیں نیند سے دور رہیں گی۔“

اگر میاں بیوی میں کسی بات پر ناراضگی، غمی اور ناچاقی یا گرماگرمی ہو جائے تو نیک بیوی کو چاہئے، کہ وہ معافی مانگنے میں پہل کر لے۔ اُس کے نیک ہونے کی شان کا تقاضا یہ ہے کہ جب تک وہ ناراض شوہر کو راضی نہ کر

لے تب تک چین سے نہ بیٹھے۔

کیونکہ دو دلوں میں آن بن، خدا کی رحمت کو دور کر دیتی ہے۔

مصیبتوں اور بلاوں کو لاتی ہے۔

ایسی ایسی طرف سے پریشانیاں آتی ہیں کہ اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اس لئے کسی مومن کو بھی اور یقیناً شوہرا اور بیوی کو بھی کبھی دل میں میل نہیں رکھنا چاہئے اور اس کے لئے قرآن میں یہ دعا تعلیم کی گئی ہے۔

”وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غُلَالًا لِّلَّذِينَ أَمْنُوا رَبُّنَا أَنَّكَ

رَؤْفٌ الرَّحِيمٌ“ (پارہ ۲۸ سورہ حشر، جز و آیت نمبر ۱۰)

”ترجمہ: ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کیونہ نہ ہونے دیجئے اے ہمارے رب تیرپڑے شفیق و رحیم ہیں۔“

اس لئے کہ ان دو میں نجاشیں، صرف دو میں نہیں بلکہ سو میں نجاشیں ہونے کا سبب بن سکتی ہے۔ ان دو کی لڑائی سو کی لڑائی بن سکتی ہے۔ دونوں خاندانوں میں لڑائی میٹھن سکتی ہے، پورے خاندان کا شیرازہ بھر سکتا ہے، نئی نسل (اولاد) تباہی کے کنارے پہنچ سکتی ہے۔

☆ واجبات بجالانے کے بعد سب سے اچھا عمل لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کرانے کے سوا کچھ نہیں۔ (رسول اللہ ﷺ)

## ﴿ شوہر اور ماں الادکانی و پھر اس بنا پر ﴾

..... اوقات مقررہ میں انہیں نماز و روزہ یاد دلاتی رہیں۔

..... ذکر و تلاوت ق آنی کی روزانہ ترغیب دیتی رہیں۔

اگر شوہر نے قرآن صحیح طرح نہیں پڑھا تو اس کو صحیح پڑھنے کی ترغیب بمعہ ترجمہ دیتی رہیں۔ بہت ہی حکیمانہ اور پیارے انداز سے آہستہ آہستہ ترتیب کے ساتھ وقت اور موقع کو دیکھتے ہوئے دین سے نزدیک لانے کے لئے کام کرتی رہیں یا آپ کا شوہر اور اپنے بچوں پر بہت بڑا احسان ہوگا۔

زیادہ تربی�اں دینی حقوق سے ایک کوتاہی یہ کرتی ہیں کہ مرد کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوششیں کرتیں، یعنی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتیں کہ مرد ہمارے لئے کمائی کرنے میں حرام میں بیٹلا ہے اور کمانے میں رشوت، جھوٹ، قرض کی عدم ادا نیگی اور وعدہ خلافی وغیرہ سے بھی احتراز نہیں کرتا اگر ایسا ہے تو آپ اسے سمجھائیں کہ تم حرام و مشکوک آمدی ملت لا یا کرو ہم حلال کی چنی روٹی ہی پر گزار کر لیں گے۔ اسی طرح اگر مرد نماز نہ پڑھتا ہو، روزہ نہ رکھتا ہو تو اس کو بالکل نصیحت نہیں کرتیں حالانکہ اپنی غرض اور اپنے فائدہ کے

لئے آپ ان سے سب کچھ کروالیتی ہیں۔

صحح سے رات مددوں کا مستقل کمانے کے لئے نکلے رہنا بھی مناسب نہیں بلکہ شوہر اور اولاد کو سمجھا تھیں کہ ہم صرف کھانے کمانے کے لئے دنیا میں نہیں آئے، کچھ وقت دین خدا کو بھی دو، اس کے لئے بھی کچھ وقت نکالو، مسجدوں میں جاؤ، علماء کے دروس میں شرکت کرو، تبلیغات کے سلسلے میں کام کرنے والی تنظیموں اور اداروں سے بھی تعاوون کرو۔

اور خود آپ بھی نمازوں اور تلاوت اور تسبیحات کے لئے وقت نکالیں اور یہ سمجھیں کہ آپ کا کام فقط کھانا پکانا، اور گھر کی صفائی ہے۔

انشاء اللہ آپ کی اس طرح کی قلر، دعاوں اور اقدامات سے آپ خود آپ کا شوہر اور آپ کی اولاد نیک ہو جائے گی اور جہاں نیکیاں ہوں وہاں لڑائی جھگڑے اور فساد کی جگہ ہی کہاں ہوگی؟  
کیونکہ اگر آپ نیکو کارنے نہیں اولاد و شوہر کا دین کے سلسلے میں خیال نہ کیا، بقدر ضرورت علم دین حاصل نہ کیا تو یاد رکھیئے۔

ایسی جاہل ماڈل کی گود میں ایسے پھول نہیں کھلا کرتے۔

فضول خرچ ٹھینیوں پر ایسے قیمتی پرندے نہیں بیٹھا کرتے۔

ایسے نافرمان اور خود غرض گلستان پر امام ٹھیمی جیسے گلب نہیں کھلا کرتے۔

دوسروں کے حقوق سے لا پرواہی کرنے والیوں کے ہاتھوں میں

آقائے باقر القدر جیسے نہیں سویا کرتے۔

خدا کی نعمتوں کے ناقد رداں شیلوں اور چوٹیوں پر آمنہ بنت الحدی  
جیسی ہستیوں کا رنگ نہیں بھرا جاسکتا۔

ایسی اداس شاہراہوں اور بخرب علاقوں میں شہید اول اور شہید شانی ”جیسی شخصیات نہیں آیا کرتیں۔

نمزاں کو چھوڑنے اور بے پرده پھرنے والیوں اور اپنے جسم کے اعضاء کی نمائش کرنے والیوں کے سینے سے حافظ محمد طباطبائی اور صادق وزیری جیسے دودھنیں پیا کرتے۔

جو عالم کے انسانوں کو لحکنے اور مل کھانے کے انداز سکھا تیں ان کی آغوش ایسی ذات گرامی کے وطن نہیں بنانا کرتے جن کا ذرہ ذرہ عظمت اور تقدس کا حامل ہوتا ہے۔ جن کے ہاتھوں زمانہ نئی انگریزی لیتا ہے۔

چینی ہواۓ غرب نے فیشن کے نام پر

سیدانیوں کے سر سے ردا یا علی مدد  
جو شعیعت کی زندگی کے ہر شعبہ میں دوبارہ دین کی تاریکی و شادابی کی بہار لانے کا سبب بنتے ہیں، عالم اسلام کی پیشانی پر تبسم کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

عالم اسلام کی عورتیں اپنے نونہالوں کے نام ان کے نام پر رکھنے سے فخر محسوس کرتی ہیں۔ جو اکی بیٹیاں بارگاواں ہی میں دعا کرتی ہیں الہی مجھے لخت جگر اور نورِ نظر ملے تو اس کا نام مرتضی (مطہری) رکھوں گی صادق (وزیری)

رکھوں گی، نہ بُل کلثوم رکھوں گی۔

محترم مومنہ اخواں کی بیٹی، ہر نئے نوہاں کی آغوش۔ آپ کی شاخ پر بھی  
ہم کسی ایسے ہی پھول کے منتظر ہیں۔ آپ کی ہستی پر ہم کسی ایسی ہی چچھاتی  
ہوئی مینا کے منتظر ہیں۔ جس باغ کو رسول و آئمہ اور ان کی اولادوں نے اپنے  
خون سے سیراب کیا تھا آج اس باغ کے پھول مر جھانے کو ہیں، اس کی  
گھاس کو کوئی خون تو کیا اپنے پسینے سے بھی سیراب کرنے والا نہیں۔

ہے آپ میں سے کوئی جو اس باغ کو سیراب کرے؟

﴿... جب کوئی بندہ علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو خدا  
بزرگ و بر تر عرش سے ندا فرماتا ہے کہ مرحبا! اے میرے بندے کیا تجھے معلوم  
ہے کہ تو کس بلندی کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو نے کس منزلت کا ارادہ کیا ہے کیا  
تو مقرب فرشتوں کا طلبگار ہے کہ تو ان کا ہمسر بن جائے۔ ہاں میں تجھے تیری  
مراد تک پہنچا دوں گا۔ (رسول اللہ)﴾

حضرت علی علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ نیکی کی تعریف  
کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نیکی یہ نہیں ہے کہ تیرا مال کثیر  
ہو اور اولاد زیادہ ہو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تو اپنے علم میں اضافہ  
کرے اور تیرا حلم (بردباری) عظیم ہو۔

# شوہر کے عمل کے لئے حودہ مجرب سُنّتِ خُبُر

شُخُبُرَا

یہ بات طے کر لیں کہ ہمیں مال اور مہنگائی کی  
ایک شوہر کے خلاف باتیں ملیں گے۔

بیوی سے سنی ہوئی بات سے والدہ یا چھوٹے بھائی بہنوں کو پکھنا کہئے  
اور والدہ اور بہنوں کی شکایت سن کر بلا تحقیق بیوی کو پکھنا کہئے۔  
خدارا بیوی سے سنی ہوئی باتوں کی وجہ سے اپنی والدہ کو کبھی پکھنا کہئے گا  
والدہ کی آہ نکلنے سے دنیا و آخرت دونوں بر باد ہونے کا اندریش ہے۔ والدہ کی  
واقع غلطی سامنے آبھی جائے تو پیار و محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں یا بڑی  
بہن کے ذریعے والدہ کو سمجھائیں۔ بیوی کے ذریعے والدہ کو تخفیف دلوائیں۔  
حدیث میں بھی ہے کہ تَهَادُوْ تَحَابُو (ہدیہ لیا دیا کرو اس سے آپس  
میں محبت بڑھے گی)۔

آپ کے سامنے بیوی کی کتنی بڑی غلطی بھی بیان کی جائے یا والدہ،  
بہنیں یا بھا بیاں آپ کی شکایت لگائیں تو اس وقت قصداً کوئی عملی قدم نہ

انھائیں اُس وقت بیوی کو سمجھنے کہیں، کم از کم اتنا صبر کر لیں کہ جس میں دو نمازوں کا وقت گذر جائے یعنی اگر کوئی بات ظہرین کے وقت سننے میں آتی ہے تو مغربین کے بعد سمجھائیں اور اگر مغرب کے وقت سننے میں آتی ہے تو فجر کے بعد سمجھائیں۔

اس تدبیر پر عمل کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں بہت زیادہ نمایاں تبدیلی رونما ہوگی۔ آپ کی بات کی قدر بھی ہوگی اور آپ کی بردباری اور عقائدی کا سلسلہ چھے گا اور بیوی آپ کی بات پر عمل بھی کرے گی۔

اگر سمجھانا بھی ہو تو وو شش کریں کہ براہ راست نہ سمجھائیں ہرگز فوراً جا کر بیوی سے یہ نہ کہیں کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ بہن یہ کہہ رہی تھیں۔ تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہئے تھا؟ وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ یاد کریں کہ رسول اسلام کے سمجھانے کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عیب کسی شخص میں دیکھتا تو اس کا نام نہ لیتے بلکہ یوں فرماتے کہ (ما بآل النَّاسِ) ”لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں۔“

تو ہمیں بھی سیرت رسول پر عمل کرتے ہوئے عمومی بات کہنا چاہئے مثلاً کہیں، دیکھو بہت سی عورتوں کو یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ وہ ادھر کی بات اوہر لگاتی ہیں یہ بہت نامناسب بات ہے مجھے ایسا کرنے والیوں سے بہت چڑھتی ہے لہذا تم اس سے ذرا بچنا۔

ارے بھائی کوئی اپنے گھر کی بات دوسروں کو بتاتا ہے۔ یہ تو حد درجہ حماقت ہے تم کبھی ایسا نہ کرنا ۔۔۔ بلکہ مجھے تو تم پر پورا اعتماد ہے کہ تم تو کبھی

ایسا نہ کرتی ہوگی ۔۔۔ وغیرہ وغیرہ ۔

ایک اہم بات اور یہ ہے کہ کبھی دوسروں کے سامنے بیوی، ماں یا بہنوں کو نہ سمجھائیں نہ دوسروں کے سامنے اُن کی توہین کریں۔ اور اسکیلئے سمجھاتے ہوئے بھی اُس کو دوسری عورتوں کی مثالیں دے کر سمجھائیں۔ کہ دیکھو فال بھابی ۔۔۔ سب سے مل جل کر رہتی ہے، میری بہن کو دیکھا بچوں کی کیسی اچھی تربیت کر رہی ہے اور تم؟ ۔۔۔

۔۔۔ اس طرح کہنے سے اصلاح نہیں ہوا کرتی۔ اصلاح کے لئے محبت، اپنا سیت، نصیحت، برداشت اور ہمدردی اور نرم کلامی ہونی چاہئے، تلخ کلامی اور سخت بیانی سے وقت اصلاح اتنا ہی دور ہونا چاہئے جتنا مشرق و مغرب میں فاصلہ ہے۔

### نحوہ نبرد

## ﴿ بھوی کے سلسلے میں اپنے معیار کو پیچے لایے ۔﴾

آپ کی اکثری سوچ ہوتی ہے کہ بیوی میرے معیار پر پوری نہیں اُتری۔ تو قصور اُس غریب کا نہیں بلکہ جناب عالیٰ کے بلند معیار کا ہے اور اس کا علاج فقط یہ ہے کہ آپ اپنے کوزرا نیچے کیجئے۔

آپ جب گھر آتے ہیں تو آپ خیال کرتے ہیں کہ اُس نے آپ کا پہ جوش استقبال نہیں کیا۔ کیا آپ کو احساس ہے کہ وہ بیچاری گھر گر ہستی کے کاموں میں کتنا مصروف رہی؟

ذریک دن گھر کا مکمل چارج سنبھال کر دیکھئے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ وہ آپ کے تمام کام مشین کی طرح انجام دیتی ہے۔

آپ کھانا پکانے کے لئے ایک خانہ ماں رکھیئے، گھر کی صفائی کے لئے ایک ملازم، کپڑے ڈھونے کے لئے ایک لانڈری، اور بچوں کی غنہداشت کے لئے ایک ملازمہ اور گھر کی غیرانی کے لئے ایک چوکیدار۔۔۔۔۔ مقرر کیجئے۔

ان تمام ملازمیں کی فوج کے باوجود گھر کانظم و نسق ایسا نہیں چلے گا جیسا کہ یہ مشین چلا رہی ہے لیکن آپ کے ہنچی معیار میں اُس کی ان خدمات کی کوئی قیمت نہیں۔

سالہا سال گزرنے کے باوجود آپ نے اپنے خود ساختہ معیار کی بلند یوں سے نیچے اتر کر اپنی بیوی کے پوشیدہ کمالات کو جن کو خدا نے حیا کی چادر سے ڈھانک رکھا ہے، کبھی جھانکا ہی نہیں۔

آپ کبھی اپنے عرش سے نیچے اترتے تو اس فرشی مخلوق کو سمجھتے۔

جز علم کے ذریعے اللہ کی اطاعت کی جاتی ہے۔ (حضرت علی)

## نحویہ ۲

### اخلاقی میں بہترین اور اپنے گھر والوں کے حق میں زم ترین کون جائیں

پیغمبرؐ اسلام فرماتے ہیں کہ ”مؤمنین میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو اخلاق میں بہترین ہو اور اپنے گھر والوں کے حق میں زم ترین ہو۔“

نیکی اور بزرگی کا معیار یہ نہیں ہے کہ دفتروں میں، دوستوں کے مجمع میں، مجالس میں، مدرسوں اور مساجد میں کون لیما نظر آتا ہے بلکہ یہ کہ یہوی اور گھر والوں کے ساتھ زم بر تاؤ کس کا ہے، گھر کے اندر صبر و تحمل کا شہوت کون دیتا ہے۔

جلوتوں میں نہیں خلوت میں کون کیسا ہے؟

یہ مسکرانا، ہنسنا، یوں نا اس کی کوتا ہیوں پر صبر کرنا، اس کی غلطیوں کو معاف کرنا، غصہ برداشت کرنا، اس کی تکالیف و راحت کی باتیں سننا، دل بھولی کی باتوں سے اس کے دل کو خوش رکھنا، اس کو شرعی حجاب کے ساتھ پاکیزہ تفریح کے لئے لے جانا، اس کو جیب خرچ اپنی وسعت کے اعتبار سے دے کر اس کا حساب نہ لینا کہ جہاں چاہے وہ خرچ کرے۔ یہ تمام باتیں بھی عبادت میں شامل ہیں۔

بیوی کو تھوڑا بہت تو روٹھنے کا حق ہے آخر وہ آپ کے سوا کس پر ناز  
کرے؟ غور کجھے جب یہ پچھی تو اس کامنہ بسورا دیکھ کر مال باپ سوکام چھوڑ  
کر اس کو اٹھاتے تھے جب یہ بڑی ہو گئی اور کبھی اس کی طبیعت مجھی مجھی لگی تو  
قریبی سہیلیاں اس کے دل کا راز جان کر اس کو تسلی دیتی تھیں۔

اب --- یہ آپ کے پاس ان سب رشتے ناتوں سے دور ہو کر آئی  
ہے اگر وہ کوئی بات منائے، یا اپنی طرف آپ کو متوجہ کرنے یا صرف اپنے  
وجود کی آپ کے قلب و نظر میں مزید اہمیت اجاگر کرنے کے لئے روٹھتی ہے تو  
آپ اس کا ہرگز برداشت نہیں۔

آخر وہ کس کے سامنے یہ چھوٹا مونا ناز خزہ کرے؟ گھر والوں کو تو دور  
چھوڑ آئی ہے --- گال تھی تھانے والا باب  
بال سنوارنے والی ماں

مہندی لگانے والی ہنجولیاں تو اب بہت دور ہیں تو اب وہ کس سے اپنی  
قیمت پوچھوائے؟ کس کے سامنے منہ ب سورے کہ کوئی اس کو منائے؟ ---  
اے شوہر محترم! اب آپ ہی اُس کا سب کچھ ہیں۔ آپ کامیاب ترین شوہر  
ہوں گے اگر آپ نے اپنی بیوی کے مزاج کو سمجھ لیا اور اُس کے مزاج کے  
مطابق اُس کو چلانا آگیا۔

## جیونگری

### ﴿۹۰﴾ گوئند میں تو گزینہ بات لے کر میں۔﴾

آپ اس آسان نسخہ کا تجربہ تو کر کے دیکھئے انشاء اللہ آپ کی تمام خانگی پریشانیاں کافور ہو جائیں گی۔ یہوی آپ سے ولی محبت کرنے لگے گی بچے بھی آپ کے لبھ اور میٹھی زبان سے متاثر ہو کر باہر بھی یہ ہی زبان استعمال کریں گے، کتنا ہی اہم معاملہ ہو کوشش کریں کہ آپ کا نرم لبھ چھوٹنے نہ پائے۔

بڑی سے بڑی تادیبی کارروائی بعض اوقات اتنی مفید ثابت نہیں ہوتی جتنی خوشنگوار اور نرم لبھ میں سمجھادینے سے خاطر خواہ تناج برآمد ہو سکتے ہیں۔ آج ہی سے آپ اپنا لبھ نرم بنائیجئے، اپنی زبان میٹھی بنائیجئے۔ وقت فراغت دوستوں، اٹھنے بیٹھنے والوں اور یہوی گھروالوں کو کہہ دیجئے کہ اگر میرا لبھ سخت یا زبان دلخراش ہو تو مجھے بعد میں بتاو دینا پھر ان کے بتانے کے بعد اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہیے۔

اپنے گھر کے ایک فرد، مسلم معاشرے کے ایک رکن اور خاندان اہل بیت سے تمسک کے دعویٰ کرنے والوں پر یہ فرض بھی عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھروالوں اور اپنے ساتھیوں کے لئے اپنا لبھ نہایت ہی پر سکون اور پر مسزت رکھیں۔

کو اس کی دولت چھینتا ہے؟  
کوئل کسی کو کیا دیتی ہے؟  
صرف شیریں کلامی کے باعث سب کا دل موہیتی ہے۔

## نحوہ نبرہ

### چھیگی کے کاموں کی اگر تو تعریف کچھ۔

چ پوچھتے تو کام کی زیادتی سے بیوی اتنا نہیں تھکتی جتنا حوصلہ لشکنی سے تھکتی ہے۔ اس کا سارا جوش و دلولہ ختمدار پڑ جاتا ہے اور اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اور اس کی زندگی بے مصرف، بے جان کوہبوکی نیل کی طرح ہو کر رہ جاتی ہے۔

جس کے دل میں ہی احساس ہو کہ بیوی کھانے پکانے کی جو خدمت انجام دے رہی ہے یہ اس کی شرعی ذمہ داری نہیں ہے۔ تو وہ اس کے کھانے پکانے اور گھرداری کی تعریف کرے گا، اس کی ہمت بندھوائے گا اور اس کا حوصلہ بڑھائے گا۔

لیکن جو شخص اپنی بیوی کو نو کرانی یا خادمہ سمجھتا ہو اس کو تو یہ کام ضرور انجام دینا ہیں، کھانا پکانا اس کا فرض ہے، اگر اچھا کھانا پکار رہی ہے تو اس پر اس کی

تعریف کرنے کی گیا ضرورت ہے؟ ایسا شخص اس کی کبھی تعریف نہ کرے گا، اچھا کھانا پکانے پر اور کسی معمولی کوتا ہی پر، نمک کی زیادتی یا چینی کی کمی پر گھر میں طوفانِ بد تمیزی برپا کرے گا اور لمبا چوڑا جھگڑا اشروع کر دے گا۔

یاد رکھیے! یہ انسانی طبیعت ہے کہ اس کی اچھے کاموں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور حوصلہ افزائی کی خواہش جب ہی زیادہ ابھرتی ہے جب کہ اس کی اعلانیہ حوصلہ شکنی کی جا رہی ہو خصوصاً دیورانی، جیٹھانی اور نند میں وغیرہ مسلسل اس کے کام میں رخنہ ڈال رہی ہوں اور ذرا ذرا اسی بات پر اس کی کپڑتکی جاتی ہو۔

یہ ایک ظلم کے متراffد ہے، جس کام کی ستائش نہیں کی جاتی اور اس کو شabaش نہیں کہا جاتا یا ایک لفظ شکریہ کا اونہیں کیا جاتا اس کی دل شکنی کی جاتی ہے، وہ اکثر ہمت چھوڑتی ہے اور اس کی صلاحیتیں سلب ہو جاتی ہیں۔

آج ہی سے اپنا معمول بنالیجئے کہ چھوٹے چھوٹے کاموں پر بھی مثلاً چائے بنانے پر، پانی کا گلاس دینے پر، دل و زبان سے اس کا شکریہ ادا کریں۔ پھر دیکھئے کہ یہوی کیسے آپ کی قدر داں بنتی ہے اور گھر میں ہی جنت کا نمونہ بن جائے گا۔

☆ علم کے ذریعے اللہ کی مغفرت حاصل کی جاتی ہے۔ (حضرت علی)

## نحوہ بہرہ

### بیوی کو دوست مجھیں نہ کر سکیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ بیوی کے برابر دنیا میں مرد کا کوئی کار آمد دوست نہیں۔ آپ غور ہیں کہ آپ اپنے دوستوں پر ویسا رعب جما سکتے ہیں جیسا نوکروں پر جمایا جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ایسا کر کے تو دیکھیں، سارے دوست آپ کو چھوڑ کر الگ ہو جائیں گے۔ دوستوں کے ساتھ نوکروں جیسا برتاؤ کوئی عالمداناں نہیں کر سکتا۔

پھر حیرت کی بات ہے کہ ایسا برتاؤ آپ اپنی بیوی کے ساتھ کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی دوست نہیں ہو سکتا۔ تجھے ہے کہ افلام و محبت میں سب دوست و احباب الگ ہو جاتے ہیں، رشتہ دار بھی ساتھ چھوڑ دیتے ہیں مگر بیوی ہر حال میں اپنے شوہر کا ساتھ دیتی ہے۔

اسی طرح یہماری میں جیسی راحت بیوی سے پہنچتی ہے، کسی دوست سے تو کیا پہنچتی بعض اوقات اولاد سے بھی نہیں پہنچتی۔ لہذا ایسا رعب جمانا درست نہیں اگر آپ اپنی بیوی سے دوستوں جیسا سلوک روا رکھیں گے تو کچھ ہی عرصہ میں آپ کو گھر میں ایک نمایاں خوشگوار تبدیلی کا احساس ہو گا۔

## نحوی نہرے

### جو گی خدمات کا احساس کرے گی۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ اگر عورت خود بھی یہاں پڑی ہو، انہنے کی بھی طاقت نہ ہو اور اسی حالت میں شوہر بھی یہاں پڑ جائے تو عورت اپنی یہاں ری بھول جاتی ہے۔ اب اپنا آرام ---، اپنی راحت، اپنی یہاں ری چھوڑ کر شوہر کی تیمارداری میں مشغول ہو جاتی ہے۔

یہ تو عام بات ہے کہ عورتیں خود کھانا صد سے آخر میں کھاتی ہیں۔ پہلے مردوں کو کھلاتی ہیں اور اگر اس وقت اچانک کوئی مہمان آ جائے تو اپنا کھانا بھی مہمان کے لئے بھیج دیں گی۔ اگر شوہر آدمی رات کو سفر سے واپس آ جائے تو یہ وفا شعار عورت اپنا آرام اور اپنی نیند قربان کر کے، اس کی خدمت میں لگ جائے گی۔ اے شوہر محترم! یہوی تو آپ پر اپنا سب کچھ قربان کر دے اور آپ اس سے بے نیاز رہیں۔ اس نے تھوڑی سی زبان چلا دی اور آپ بدلتے یعنے پر اُتھ آئے اور اس کی دلداری چھوڑ دی۔ آپ کے لئے یہ طریقہ کسی بھی طرح مناسب نہیں بلکہ اس کی ہر وقت خدمات کے سطے میں آپ کو یہوی کی نامناسب باتوں کو برداشت کرنا ہو گا۔

## نیشنر ۸

اگر جو ہی گی بے کھا بیاں آپ کی  
مہن پیاری میں ہوئیں تو؟

آن کی شکایتیں آن کے سرال سے آتیں تو جو عذر آن کے لئے یا جو آپ آن کی صفائی میں کہتے وہ یہوی کے لئے کیوں نہیں سوچتے صرف اس لئے کہ وہ آپ کی یہوی ہے؟ اور کسی دوسرے کی بیٹی یا بہن ہے؟  
 اس کی کوتا ہیوں کے لئے بھی تو آپ کو عذر پیش کرنے چاہیں کہ ابھی نئی نئی آئی ہے اتنی جلدی سرال کے رنگ میں یہ رنگ جائے، بھول چوک ہو، ہی جاتی ہے، برداشت کرنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔  
 بہن اور بیٹی کو بھی چھوڑیں۔ ذرا سوچیں کہ آپ جو دنیا کی ساری خوبیاں اپنی یہوی میں دیکھنا چاہتے ہیں اور اس کا کردار ساری کوتا ہیوں سے مبڑا دیکھنا چاہتے ہیں۔ سوچیں کہ جس نے آپ کو اپنی بیٹی دی ہے۔ اگر وہ بھی اور دنیا میں بننے والے تمام باپ اپنے داماد کے لئے کوئی ایسا معيار ذہن میں مقرر کر لیتے ہیں کہ:

لڑکا ----- سید ہو۔

تقویٰ میں مقدس اردو بیلی جیسا ہو۔

دنیاوی تعلیم کم از کم ڈاکٹر عبدالقدیر جننی ہو۔

اخلاق میں ملاحس فیض کاشانی کی طرح ہو۔

علم دین کے اعتبار سے علامہ حلیٰ جتنا علم رکھتا ہو۔

دین و دنیا کے اعتبار سے بولی سینا جیسا ہو۔

تو فرمائیے آپ محترم کس کے داماد بن سکتے تھے؟ اگر لوگ اپنے بلند معیارات پر آپ کو پر کھن لگیں اور جب آپ اُس معیار پر پورا نہ اُتھیں تو وہ بات بات پر نکلتے چینی کر کے آپ کا جینا دو بھر کر دیں تو آپ ان لوگوں کے متعلق کیا کہیں گے؟ اس کا فیصلہ ہم آپ پر چھوڑتے ہیں۔

شوہر محترم!

یہی کچھ آپ کی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے اس کے ہر عمل کو تنقیدی چشمہ لگا کر دیکھا جاتا ہے اور اچھائی میں کیڑے نکالے جاتے ہیں۔ اگر اس سے کوئی معمولی غلطی بھی سرزد ہو جائے تو گھر میں عدالت کا سامان ہوتا ہے۔ ساس و سر قاضی بن کر بیٹھ جاتے ہیں، بھاؤج اور بڑی نندیں دکیل بنتی ہیں اور گھر کی ماں اور چھوٹی نندیں گواہ بن جاتی ہیں اور پھر اس کی معمولی غلطی کو ناقابل معافی جرم قرار دے کر سینکڑوں طعنے اور دل چھلنی کرنے والے جملے سزا کے طور پر کہے جاتے ہیں اور اس پر بس نہیں کیا جاتا بلکہ اس کے ساتھ اس معصوم کے ماں باپ، بہن بھائی اس کے پورے خاندان کو بھی نشانہ بنایا جاتا ہے۔

اب بھی تمام باتیں آپ کی بہن یا بیٹی کے ساتھ ہوتیں تو آپ ان شکوہ  
شکایات کرنے والوں کے متعلق کیا رائے قائم کرتے؟

## نحو نمبر ۹

### اپنے غصہ کو ہلاشت کرنا گیتھے۔

آج ہی سے فیصلہ کر لیں کہ میں دفتر، دکان، ملازمت و کار و بار اور باہر  
والی زندگی کے مسئلے گھر سے باہر ہی چھوڑ کر آؤں گا۔ اگر کبھی کسی بات پر غصہ آ  
بھی جائے تو فوراً خاموش ہو جائیں۔

رسول اسلام فرماتے ہیں:

”جب تم میں سے کسی کو غصہ آجائے تو وہ فوراً خاموش ہو  
جائے۔“

یاد ہاں سے اٹھ کر چلے جائیں اور تہائی میں آجائیں۔

غضہ قابو کرنے کا ایک عجیب علاج یہ بھی ہے کہ ایک کاغذ پر ایک  
عبارت لکھ کر ایسی جگہ لگادی جائے جہاں بار بار اس پر نگاہ پڑتی ہو۔  
”اللہ کو تجھ پر اس سے زیادہ قدرت ہے جتنی تجھ کو اپنے ہیوی،  
بچوں اور ما تکھوں پر قدرت ہے۔“

کیونکہ آدمی کو غصہ اسی پر آتا ہے جس کو اپنے سے کمزور پاتا ہے اگر دوسرا طاقتوں کو تو غصہ نہیں آتا لہذا جب بار بار اس تحریر پر نگاہ پڑے گی تو دل و دماغ میں اللہ کی بڑائی کا استحضار ہو گا تو غصہ کہاں آئے گا؟

یاد رکھیے کہ اگر میاں بیوی اور گھروالوں کی یہ ٹوٹو، میں میں اور بگ بگ ختم ہو جائے تو یہ گھر کے معصوم بچوں پر بہت بڑا رحم ہو گا۔ ورنہ جھگڑوں کے ماحول میں ٹھٹھٹ کر پلنے والے بچے سبھے رہتے ہیں، خود اعتمادی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

جس معصوم کے ذہن پر ہر وقت باپ کا طمانچہ-----

ماں کے بستے ہوئے آنسو----- کا تصور رہتا ہو

جس کے کانوں میں دادی اور پھوپھی کی چھڑکی-----

باور پھی خانے میں روئی ہوئی ماں کی سکیاں----- گونجتی رہیں

تو اس بچہ کی خدا داد صلاحیتیں اور قابلیت جن سے وہ نجائز دین و دنیا کے اعلیٰ سے اعلیٰ کیا کام کر جائے ختم ہو جاتی ہیں۔

☆ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ آگاہ ہو کہ اللہ

تعالیٰ طالب علم کو دوست رکھتا ہے۔

## نحو نمبر ۱۵

**اپنا مقام پہچائیں مذکور ہے۔**

یہ جو آپ سے بیوی سے نرم رویہ اختیار کرنے، اس کی دلجمی کرنے اور  
نامناسب باتوں کی سے برداشت کرنے کی استدعا کی گئی ہے اس سے یہ  
سمجھئے گا کہ بیوی آپ پر حکم ہے، آپ مغلوم ہیں، وہ آپ کو ڈانٹ سکتی ہے اور  
جھڑک سکتی ہے آپ کچھ نہیں کہ سکتے اور آپ اس کے غلام ہیں، ایسا ہرگز نہیں  
ہے۔ لہذا خدا رازِ مرید نہ بننے گا۔ آپ کا ایک مردانگی والا مقام ہے گھر کے  
مربراہ والی ایک ذمہ داری ہے۔

آپ کے ڈھیلے پن سے گھر کا نظام اندھیر نگری چوپٹ راج والا ہو سکتا ہے۔  
بچے کہیں کے کہیں نکل سکتے ہیں۔

بنیاں آپ کے ہر وقت جی حضوری کے رویہ کو دیکھ کر اپنے شوہروں  
سے بھی ویسے ہی رویہ کی متنقی ہو جائیں گی اور گھرانے کے گھرانے اجزیں  
گے۔ جس کے صرف آپ ذمہ دار ہوں گے۔

بے شک شفقت کا معاملہ رکھیئے کہ اس میں جور عب ہے وہ ہر وقت کی  
ڈانٹ ڈپٹ میں نہیں ہے۔ بیوی سے ڈرے سہے مت رہیں اللہ سے اپنا

معاملہ صاف رکھیں گھر میں تعلیم عام کریں۔

دنیا کی رغبتی اور آخرت کی ترقی کے تذکرے ضرور کریں۔

تجربہ کار عالم دین بلکہ بیوی کے گھر کے بڑوں سے بھی ضروری احوال کا مشورہ برائے گھر یا اصلاح (نہ کہ بطور شکایت یا غیبت) کرتے رہیں۔

یہ بات یاد رکھیے کہ آپ ہاں جی، والے غلام بنتے ہیں تو آپ کائنات کے نظام میں فساد کا نجیب بور ہے ہیں۔

☆ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”لوگ تین قسم کے ہیں۔ ایک تو عالم، دوسرا طالب علم، تیسرا کوڑا گرگٹ (یعنی وہ لوگ جو نہ عالم ہیں نہ طالب علم، وہ کوڑے کچرے کی طرح بے مقصد اور بیکار لوگ ہیں)۔“

## نحوہ نمبر ۱۱

﴿ چھوٹی گودی پورا نہ ملے گر خود چھوڑی چھوڑے ملے گئے ﴾

یعنی طعنہ دے کر، یا چڑ کر، بُرا بھلا کہہ کر نہیں۔ اپنی بات منوانا اصل کام نہیں بلکہ اسلامی ذہن بنانا اصل کام ہے۔ یعنی آپ اُس کے دل کی زمین پر

ایسی محنت کریں کہ زمین خود کہے کہ مجھ میں شرعی احکام کے نجع بوتا کہ

ایمانیت کا جز

اور عبادت کا تنا

اور فرائض و واجبات کے برگ وبار

اور اعمال صالح کا درخت تیار ہو

پھر اس میں اخلاقیات کے چھل آنکھیں اور ان میں

اخلاص کا رنگ ہو۔

اگر کسی گھر میں معنویت اور روحانیت نہ ہو، اسلامی تعلیمات پر عمل نہ ہو

اُس گھر کی حالت خراب ہو ہی جاتی ہے۔

گناہ انسان کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے، دل کو بیمار کر دیتا ہے اور جب دل

بیمار ہو جائے تو اس پر سب سے پہلی مصیبت یہ آتی ہے کہ انسان عبادت

سے لذت حاصل نہیں کر سکتا بلکہ گناہ سے لذت حاصل کرتا ہے اور جو گناہ سے

لذت حاصل کرتا ہے وہ جان لے کہ وہ روحانی اعتبار سے بیمار ہے۔

امام صادقؑ فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

”اگر کوئی شخص چاقو کو ہاتھ میں یا پیٹ میں کسی کی کمر میں

مارے تو جو ہوتا ہے اس سے زیادہ یہ گناہ دل کے لئے

خطرناک ہوتے ہیں۔“

لہذا یہ ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنی لڑکیوں کو اسلام کے احکام و قوانین

سے روشناس کرائیں اور واجب احکام یاد کرائیں۔ لیکن اب جب کہ انہوں نے اس سلسلے میں کوتاہی کی ہے اور سادہ لوح بنے گناہ لڑکی کو تعلیم دیئے بغیر شادی کے بندھن میں باندھ دیا ہے تو اب یا ہم تین اور تین فریضہ شوہر پر عائد ہوتا ہے کہ وہ بیوی کو دینی مسائل سے روشناس کرائے اور اسلام کے واجبات و حرام چیزوں کے متعلق بتائے اور اُس کی فہم اور عقل کے مطابق اُس کو اسلامی اخلاق اور عقائد کی تعلیم دے۔

شوہر محترم آپ خود اس کام کو انجام دے سکیں تو کیا کہنا۔  
اس کے علاوہ اہل علم سے مشورہ کر کے سودمند اور علمی اور اخلاقی کتب اور رسالے مہیا کر کے اُس کو پڑھنے کی ترغیب دلائیے اور ضرورت ہو تو ایک قابل اعتماد اور عالم دیندار استاد یا معلمہ کو اُس کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیجئے۔  
اب اگر آپ نے اس فریضہ کو ادا کیا تو آپ ایک دیندار، دانا، خوش اخلاق اور مہربان بیوی کے ہمراہ زندگی بسر کریں گے اور آخری ثواب کے علاوہ بہترین دنیاوی زندگی بھی بسر کریں گے۔

اور اگر آپ نے اس فریضے کی انجام دہی میں کوتاہی کی تو۔۔۔۔۔  
اس دنیا میں ایک ضعیف الایمان اور لا علم بیوی کا ساتھ رہے گا جو دینی و اخلاقی اصولوں سے بے بہرہ ہوگی اور قیامت میں بھی خداوند قہار اس سلسلے میں باز پرس کرے گا۔

کیونکہ اس نے قرآن میں آپ کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ:

”اے ایمان والو، خود اپنے آپ کو اور اپنے خاندان والوں کو  
اس جہنم کی آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہوں  
گے۔“

امام صادق فرماتے ہیں کہ:

”جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اُس کو سن کر ایک مسلمان  
رونے لگا اور بولا میں خود اپنے نفس کو آگ سے محفوظ رکھنے  
سے عاجز ہوں اس پر مجھے یہ ذمہ داری بھی سونپی گئی ہے کہ  
اپنے گھر والوں کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤں۔“

تو پیغمبر اسلام نے فرمایا:

”اس قدر کافی ہے کہ جن کاموں کو تم انجام دیتے ہو انہی کو  
کرنے کو ان سے کہوا اور خود جن کاموں کو تمہیں ترک کرنا  
چاہئے ان سے انہیں روکتے رہو۔“

تعلیم و تربیت کے لئے حوصلہ اور وقت درکار ہے اگر عقل اور تذہب سے  
کام لے کر اس سلسلے میں جس قدر محنت کرے گا خود اس کے مقادیں ہو گا اور  
اگلی زندگی اور عالم آخرت تک اس کے اثرات سے بہرہ مند ہو گا۔

☆ جس دعا کی ابتداء بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو وہ دعا کبھی  
نا منظور نہیں ہوتی۔ (حضرت اکرم)

## نحو نیز

دیوار شوہر گھر میں نہیں تو اُین فہر چلا گئیں گیونکہ  
 گھر اُنھیں وحشیت سے چلتے ہیں، قانون سے نہیں۔

مثلاً اگر آپ بیوی سے یہ کہیں کہ تم اپنے والدین یا فلاں رشتہ دار سے ملنے نہیں جاؤ گی کیونکہ میری اجازت کے بغیر تم گھر سے باہر قدم نہیں نکال سکتیں۔

یہ قانون سے بہت غلط استفادہ ہے۔ آیت اللہ حسین مظاہری، ایک مجتہد کا قول اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں کہ:

”بعض عادل شمر سے بھی بدتر ہیں۔“

قانون سے ایسا غلط استفادہ بظاہر مذہبی مردوں اور عورتوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً کوئی لڑکی اسکول یا کانج جاتی ہے اور ایک یادو اصطلاحات یاد کر کے غرور کرنے لگتی ہے اپنے شوہر سے کہتی ہے میں پڑھنا چاہتی ہوں، میں گھر کا کوئی کام نہ کروں گی کیونکہ یہ مجھ پر واجب نہیں ہے۔ یہ قانون فقہی سے نعلط استفادہ ہے بقول ان علم کے یہ لڑکی عادل ہے لیکن شر سے بدتر ہے کیونکہ آج نہیں تو کل ضرور اس گھر کو بر باد کرے گی۔

اگرچہ آپ ایک مومن ہیں لیکن سخت گیر ہیں، امر بالمعروف اور نہیں عن المنکر میں ضرورت سے زیادہ ہی سخت ہیں۔ آپ کی یہ سخت گیری اور تیز روئی ایک دن آپ کی پاک و پا کیزہ بیوی کو اور آپ کی نیک سیرت اڑ کی کو ضدہ کی اور خراب کر دے گی۔

### نحوہ نمبر ۱۳

#### ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كُرْنَا الْمٰلَكَتِ هُبْلَهُ خَلَقَنَ رَكْنَاهُ﴾

اگر آپ صدر مملکت یا وزیر اعظم کے دامانہ میں اور وہ آپ سے یہ کہے کہ ”دیکھو میری بیٹی سے اچھا سلوک کرنا اور اسے ہمیشہ خوش رکھنا“، تو آپ کس طرح دل و جان سے اس کو خوش رکھنے کی کوشش کریں گے اور اس کی ناگوار باتوں کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے۔

جب صدر یا وزیر اعظم کی بات کی آپ کو اتنی ہی پرواہ ہے تو اگر اس پوری کائنات کا پروار دگار آپ سے یہ کہے:

”وَعَاشِرُ هُنَّ بِالْمَعْرُوفِ.“

”(دیکھو) ان بیویوں سے اچھا سلوک کرو۔“ (سورہ ناء، ۱۹)

تواب آپ کا رد عمل بیوی سے کیا ہونا چاہئے، افسوس صدر اور وزیر اعظم

کی ہدایت کی تو اتنی پرواہ ہوا اور کائنات کے پروردگار کی ہدایت اور حکم کو اتنی اہمیت بھی نہ ہو جتنی اس کے فاسق و فاجر بندہ کی ہو۔ افسوس! اگر آپ پروردگار عالم کی اس ہدایت کو یاد رکھیں گے تو گھر میں کبھی جھگڑا نہ ہو گا۔

## نحوہ فہرست

### لچے گناہوں کی صفائی بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

ان تمام شخصوں پر عمل کے ساتھ ساتھ اپنے گناہوں کی معافی بھی مانتے رہنا چاہئے۔ بعض اوقات انسان کے اپنے گناہوں کی خوبست کا یہ اثر ہوتا ہے کہ بیوی یا اولادنا فرمان ہو جاتی ہے اور اسی طرح بیوی کے لئے بھی مسلسل دعائیں مانگتی رہنا چاہئیں۔ ایک مرد دانا کا کہنا ہے کہ میں اپنے گناہوں کا اثر اکثر بیوی بچوں بلکہ گھر کے پالتو جانوروں تک میں پاتا ہوں کہ وہ پہلے کی طرح میرے مطیع و فرم انہیں رہتے۔

آخری بات:- آپ نے دیکھا کہ آپ کی بیوی، ایک لڑکی نے صرف دو بول پڑھ کر آپ سے ایسا رشتہ قائم کیا اور اپنے ان دو بولوں کی ایسی لاج رکھی کہ ماں کو چھوڑا، باپ کو چھوڑا، بہن بھائی اور پورے خاندان کو چھوڑا اور آپ کی ہو گئی۔ جب یہ لڑکی ان دو بولوں کا اتنا بھرم رکھتی ہے کہ سب کو چھوڑ کر ایک

کی ہو گئی لیکن آپ سے نہ ہو سکا کہ یہ دو بول:  
”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی و لی اللہ“  
”پڑھ کر اس اللہ کے ہو جاؤ جس کے لئے یہ دو بول  
پڑھتے تھے۔“???

☆ علم حاصل کرو۔ علم کا حاصل کرنا نیکی ہے۔ مشق جاری رکھنا نیچ ہے۔ علمی معاملات میں بحث و مباحثہ جہاد ہے۔ جاہل آدمی کو تعلیم دینا صدقہ ہے اور علم کی وجہ سے طالب علم خدا سے نزدیکی حاصل کر لیتا ہے۔ کیونکہ علم کے ذریعے حرام و حلال کے درمیان فرق پہچانا جاتا ہے اور علم طالب علم کو جنت کے راستے پر لگا دیتا ہے اور علم و حشت میں انیس ہے علم تہائی میں دوست ہے۔ (حضرت علیؐ)



# سَاسَنْ، سَسَرَا اور گھر کے دیگر افراد کے عمل کے لئے چودہ مجرب نئے

نیپرا

سَاسَ سَرِلَوْ گَھَرِ مُسْ رِبْتِ طَلَالِ اَفْرَاد  
سَدَّهَا گَھَرِهِ پُرْتِ کَلَبِ گَھَرِ وَالْعَلِيِّ پُرْمِ گَرِیں۔

کیونکہ رسول اسلام نے فرمایا ہے:  
”قتم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے،  
شیطان اُس گھر میں نہ ہر نہیں سکتا جس میں سورہ بقرہ کی  
تلاوت کی جائے۔“

اس لئے کہ گھروں میں جھگڑوں سے بچنے کے لئے شیطان مردود سے  
بچنے کی بہت زیادہ فکر کی جائے اور جن چیزوں سے گھروں میں شیاطین آتے  
ہیں ان سے بچا جائے اور جن اعمال سے شیاطین سے حفاظت ہوتی ہے، ان  
اعمال کا اہتمام کیا جائے جس میں سے ایک عمل گھر میں سورہ بقرہ کا ختم ہے۔

### نحوں پر ۲

حاس سر یا گھر میں کثرت سے تلاوت قرآن  
بچھے ترجمہ کا اہتمام کر دیں۔

کیونکہ حدیث میں ہے کہ:

”جس گھر میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے۔ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں، شیاطین نکل جاتے ہیں اور جس گھر میں تلاوت نہ ہو، اس میں خیر و برکات کم ہو جاتی ہے، شیاطین اس گھر میں مسکن بنانے ہیں، فرشتے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔“

### نحوں پر ۳

حتی الامکان بیچے کوشش اور گے بعد  
الگد بیچے کی ترقیب دیں۔

دینداری کا دم بھرنے والے کثرت سے ایک غلط فہمی میں بتا دیں کہ

سب کا ایک ساتھ، ایک ہی گھر میں رہنا بہت ضروری ہے ورنہ گھر کی برکت نکل جائے گی۔

محترم ساس دسر! ایک برتن میں کھانا پکنے سے برکت ضرور آئے گی لیکن لڑائی جنگلے کی وجہ سے گھروں میں نفرت، حسد، بغض، غیبت، لڑائی جنگلے کا دروازہ کھل جاتا ہے اور وہ پورے گھر کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ صرف ایک ایسی برکت کے لئے ہزاروں مصیبتوں اور گناہوں کا ارتکاب کیسے جائز ہوگا؟

یعنی ایک مستحب کے لئے اتنا اہتمام کہ ہزاروں حرام اس کی وجہ سے ہو جائیں یہ کہاں کی عقلمندی ہے؟

ایک گھر میں جہاں کئی شادی شدہ بھائی ایک ساتھ رہتے ہوں اور ایک ساتھ کھانا کھاتے ہوں لیکن آپس میں دل گرفتہ ہوں۔

روزانہ جنگلے بڑھ رہے ہوں۔

حسد اور حرص کی یماریاں بڑھ رہی ہوں۔

رات کو شوہر آئیں تو بھوئیں ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر کے شوہروں (سگے بھائیوں) میں عداوت اور دشمنی کے تیج بورہ ہی ہوں۔

غیبت، چغل خوری اور جھوٹ کے جرا شیم پیدا ہو کر بڑی بڑی روحانی یماریاں پیدا کر رہے ہوں۔

بیٹے کو ماں اور بہن سے دور کیا جا رہا ہے۔

..... بیوی گھر چھوڑنے پا طلاق لینے کی دھمکی دے رہی ہو۔

ساز، تعویذ، گندوں کی فکر میں ہو۔

سر ہر نماز کے بعد دعا کر رہا ہو۔ .....

لڑکے والوں کی ساس، بورے خاندان میں سدھی اور سدھن کے بُرا.....

ہونے کا ڈھنڈو راپیٹ رہی ہو۔

چھوٹی چھوٹی باتوں کو بڑے بڑے عیوب بنانے کا پیش کیا جا رہا ہے۔

ان سے کے نتھے ~~میں~~ گھر کے بعض افراد نفਸاتی ہستالوں کے چکر کاٹ

رے ہوں۔

..... اُنے بیکوں کو مشترک گھر میں رہنے سے حرام سے ڈش اٹھانا اور کیبل

سے بیجانا مشکل ہو رہا ہو۔

اور اس کے برخلاف ایک گھر ایسا ہو جہاں شادی کی فضول اور بیہودہ

رسموں سے مے بھا کر اور ایسی شادی کر کے جس میں ش کے تین نقطے نہ ہوں

یعنی سادگی، ایکی شادی جو سادہ ہو، اصراف اور فضول خرچیوں سے مبترا ہوا اور

اہرام کاموں سے پس بجا کر جس تک مستقل علیحدہ مکان لئنے کی گناہ نہ

بہوتے ہاں سے جھوٹا سا گھمہ مافلٹ بھی کیوں نہ ہوا لگ رہ کر ماں، ماں کی خدمت

کر کے زیادہ سے زیادہ دعائیں لی جاتی ہوں۔

..... نند اور بھاوج میں آپس کی محنت برقرار رہے۔

دیورانی اور جیھانیاں ایک دوسرے کا احترام کرتی ہوں۔

بچوں کی اچھی تربیت ہو رہی ہو۔

روزانہ یا اکثر ملاقات کے لئے آپس میں آنا جانا ہو۔

حربِ توفیق تھے، تھا نُف و دیئے جاتے ہوں۔

کھانا پکا کر ساس و سر کے لئے لا یا جاتا ہو۔

چھوٹے بچوں میں آپس میں محبت ہو۔

دونوں زندگیاں آپ کے سامنے ہیں، دونوں کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ کون سی زندگی آپ کو پڑھے؟ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

محترم ساس! جو بات رب العالمین کی شریعت میں بُری نہیں، اُس کو بُرا نہ سمجھئے، شریعت میں جس کی اجازت ہوا سپریا بندی نہ لگائیے۔

لیکن بدستی سے اور بعض اوقات آپ کی ہست و ہرمی سے اور ان تمام خرایوں کے بعد لڑ جھگڑ کر بیٹھا اور بہو کو علیحدہ ہونا ہی پڑتا ہے تو کیا بہتر نہیں کہ ان تمام خرایوں سے پہلے ہی ان کو الگ کر دیں۔

چاہے کتنی بھی طلاقیں ہوں۔

کتنے بھی گھر اجزیں۔

کتنے نوجوانوں کی زندگیاں بر باد ہوں۔

کتنے بہن بھائی، بہنوں میں اختلاف و جھگڑے ہوں۔

کیا تب بھی آپ کا فیصلہ وہی رہے گا؟

اسلامی شریعت نے بھی بھوکے لئے ساس، سر کی خدمت کرنے کو  
خوب سلوک تو کہا ہے لیکن واجب قرار نہیں دیا اور دیور اور جیش کی خدمت تو غیر  
مناسب بھی ہے اکثر بے پردوگی کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور جب یہ سب بھوکے  
فرائض میں شامل ہی نہیں تو آپ زبردستی خدمت کیسے لیں گے؟ یہی سوچ  
فتنے اور فساد کی بنیاد ہے اور ظلم کی ابتداء ہے۔

### نحوہ نمبر ۲

## ﴿ ہم مزاج پر چلے اور ہم کو صاحبِ درگشیں ۔ ﴾

اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ایک بیٹا ہمارے ساتھ ہو اور پوتے پوتیوں  
سے گھر میں رونق ہو تو اس بیٹے اور بھوکو ساتھ رکھیں جس سے مزاج ملتا ہو۔ اور  
اس بیٹے اور بھوکو دعا میں بھی دیتے رہیں جو آپ کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

### نحوہ نمبر ۳

## ﴿ کچھ تو ضرور مل جاؤ گے ۔ ﴾

اگر مالی حالات یا کسی اور مصلحت سے بہوؤں کو ایک ہی گھر میں رکھنا ہو

تو کم از کم اتنا کیجئے کہ ان کے آنے جانے کا راستہ الگ ہو اور کچن تو ضرور  
علیحدہ ہو۔ زیادہ تر آگ چوہبھی سے بھر کتی ہے۔

## نحوہ نمبر ۷

### ﴿خُسْنِ الْخُلُقِ لَا يَخْشَى دُلَيْسَتْ حَتَّىٰ چَلَبَهُ خَدْرَتْ كَرْطَلَبَهُ﴾

ساس اور سر خصوصاً ساس اگر سلیقہ مند ہو تو بھوکے ساتھ خُسن اخلاق  
اور خوش دلی سے جتنی چاہے خدمت کرو سکتی ہیں۔ یہ بھوکے لئے سعادت  
اور ساس و سر کے اخلاق کی بلندی کی علامت ہے۔ لیکن بھوکے جبرا خدمت  
لینا نہ شرعاً جائز ہے اور نہ اخلاقاً صحیح ہے۔  
بھوکا اکرام اور عزت کر کے دیکھئے آپ حیران ہوں گے کہ وہ آپ کی  
بیٹی سے بڑھ کر آپ کی خدمت گزار ہو گی۔

☆ عالم کو عابد پر وہی فضیلت ہے جو چاند کو چودھویں شب  
میں تمام ستاروں پر ہے اور علماء و ارث انبیاء ہوتے ہیں۔  
(رسول اللہ)

## نحویہ مرے

### بھروسے بدگمان نہ ہوں۔

اس کی غلطی دیکھ کر بھی اچھی تاویل کریں، اپنے خیال کی پرواہ نہ کریں۔  
جب آپ ایسا کریں گے تو گویا آپ شیطان کے منہ پر طمانچہ ماریں گے وہ  
خبیث خود بخود دور ہو جائے گا۔  
امام صادق نے فرمایا ہے کہ:  
”اس ناپاک کے منہ پر طمانچہ مارو، جب اس کو مارو گے،  
اس کی باتوں پر عمل نہ کرو گے تو یہ خود بخود درفع ہو جائے گا۔“  
اس کے بر عکس اگر اس کی باتوں کو اہمیت دیں گے اور بہو سے سوء نظر  
رکھیں گے تو یہ منہوس شیطان آپ کی فکر اور سوچ پر قابض ہو جائے گا لہذا اس کا  
علج فقط یہ قرآنی حکم ہے کہ:  
”لوگوں سے متعلق بدگمانی سے پرہیز کرو کیونکہ اکثر گمان گناہ  
ہوتے ہیں۔“  
اگر آپ نے نظر یا گمان بد سے کام لیا تو گویا قرآن کی مخالفت کی ہے۔

## نحوہ نمبر ۸

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كُلُّ هُوْ كَامٌ مِّنْ مَا خَلَقَهُ كَرِيمٌ﴾

اگر آپ اپنی شادی شدہ اولاد کو سعادت مند دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو  
چاہئے کہ ان کے ہر کام میں مداخلت نہ کریں۔

آپ کو حیوانوں سے بھق لینا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کی اس وقت تک  
سر پرستی کرتے ہیں جب تک وہ ان کے محتاج ہوتے ہیں۔ جو نبی وہ ایک  
مستقل زندگی گذارنے کے قابل ہوتے ہیں والدین ان کو آزاد چھوڑ دیتے  
ہیں تاکہ وہ اپنی مستقل زندگی گزارنا شروع کر دیں۔ یہی بات پرندوں اور دیگر  
جانوروں بلکہ انسانوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ بات صرف اتنی ہی ہے کہ ہم  
اس پر عمل نہیں کرتے۔

جب اولاد کی شادی ہو جائے تو ان کے کاموں میں بے جا مداخلت  
نہ کریں۔

☆ جان لو کہ تم علم کے ساتھ ہی خوش نصیبی حاصل کر سکتے ہو۔

(حضرت علیؑ)

## نحوہ پر

ماں باپ کی ذمہ داری چو ہے کہ  
ٹالا ٹالا بہو کی طرفداری کریں۔

آیت اللہ علیٰ مظاہری فرماتے ہیں کہ:

”ہمیشہ صلح و صفائی آپ کا مطبع نظر رہے۔“

بہو کے ماں باپ کی ذمہ داری چو ہے کہ وہ داماد کی طرفداری کریں اور ساس دسر کو بہو کی طرفداری کرنی چاہئے۔  
اگر لڑکی لڑ بھڑ کر ماں باپ کے گھر چلی جائے تو لڑکی کی ماں اپنی بیٹی کو لے جا کر داماد کے حوالے کر دے اور اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھ کر باتمیں کرے تو داماد کتنا ہی ناراض کیوں نہ ہو، راضی ہو جائے گا اور اگر ساس دسر گھر میں بہو کے ساتھ الفت و محبت رکھیں اور اگر جھگڑا پیدا ہو جائے تو اس کی طرفداری کریں تو بہو خواہ لکتنی ہی بُری کیوں نہ ہو خود بخود ان کے ساتھ محبت کرنے لگئے گی اور جھگڑا افساد ختم ہو جائے گا۔

امیر المؤمنین امام علیؑ ابن ابی طالبؑ نے اپنی شہادت کے وقت اپنے فرزندوں کو کیوں نصیحت فرمائی:

”اے میرے فرزندوں! میں تمہیں تاکید کرتا ہوں کہ تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ، اپنے معاملات کو منظم رکھو اور اپنے درمیان ہمیشہ صلح و صفائی رکھو۔“  
کیونکہ میں نے تمہارے جد پیغمبر اسلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:-  
”دوا فراد کے درمیان صلح کرانا خدا کے نزدیک ایک سال کی  
نماز اور روزوں سے افضل ہے۔“

### نحو نمبر ۱۵

---

گھبھی بھبھی بھبھی کھلائی بھبھی سے یادا داد  
گی ہماری اپنی بھبھی سے نہ کریں۔

---

ان کی خامیوں کی تلاش میں بھبھی نہ رہیں۔  
بہت سے لوگ خود اپنے اندر اور رسول میں اچھائیاں نہیں دیکھے پاتے  
ان کو ہر چیز منفی صورت میں نظر آتی ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ ان کے اندر کیسی کیسی  
خوبیاں ہیں بلکہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ دوسرے میں کون کون سی برا بیاں ہیں۔  
منفی پہلو کی سوچ گویا مکھی کی طرح ہے وہ باغ میں بھبھی جائے تو ڈھونڈتی  
ہے کہ کہیں کوئی گندگی مل جائے تاکہ وہ اس پر بیٹھ سکے۔  
محترم ساس و سر، اپنی بہو اور داماد کے پیچھے نہ پڑیں کہ کسی نہ کسی طرح

کوئی نقص نکال ہی لوں بلکہ آپ کو ایک بلبل کی طرح ہمیشہ پھولوں پر ہی رہنا چاہئے۔ آپ کو پھولوں ہی کی تلاش ہونی چاہئے، بہو میں اچھائی اور ثابت نقاط کی تلاش کرنی چاہئے، آپ اُس کی ساری اچھائیاں ایک بدسلوکی کی وجہ سے بھلا دیتے ہیں۔ اور آپ کا رویہ یکدم بدل جاتا ہے۔  
افسوں! قرآن کا بھی یہی مشورہ ہے کہ انسان و فادا نہیں ہے۔

## نحو نمبر ۱۱

### معانی کلائنچ شعراً ہمایں۔

واقعاً اگر آپ کی بہو بُری بھی ہے، اور اُس نے آپ کے ساتھ کچھ زیادتی بھی کی ہے تو آپ اُسے معاف کر دیں۔  
کیوں؟

اس لئے کہ کیا آپ نہیں چاہتے کہ قیامت میں خدا آپ کو معاف کر دے؟  
آپ نے سا ہو گا کہ قیامت میں کچھ لوگ بغیر حساب کتاب کے جنت میں چلے جائیں گے یہ لوگ ہوں گے جو اس دنیا میں عفو، درگذر اور بخشش سے کام لیتے ہیں۔

نومبر ۱۲

## ﴿ جب کوئی تم سے بُرائی کرے اُس کے ساتھ نیکی کرو ﴾

آیت اللہ حسین مظاہری فرماتے ہیں کہ یہ آیت گھر میں (بعد ترجمہ) لکھ کر ایسی جگہ لٹکا دینی چاہئے، کہ گھر کے ہر فرد کی نگاہ اس پر پڑتی رہے۔

”وَيَدْرُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّتِيْهِ“ (سورہ قصص)

”جب کوئی تم سے بُرائی کرے اُس کے ساتھ نیکی کرو۔“

اے ساس و سر! اگر آپ قرآنی احکام پر ایمان رکھتے ہیں تو آپ کو اس آیت پر بھی عمل کرنا ہو گا۔ یہ آیت لکھ کر ایسی جگہ لٹکا دیں کہ جسے آپ بھی دیکھیں، بھو بھی دیکھے، بیٹا بھی دیکھے، گھر کے بچے بھی دیکھیں اور آہستہ آہستہ سب میں معاف کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے۔ اگر آپ اور بھو میں ہم آہنگی نہ ہو تو بھی عفو و بخشش اور حسن سلوک سے اس کی کو پورا کر سکتے ہیں۔

☆ علم کی وجہ سے اللہ کے واحد ہونے کا اقرار کیا جاتا ہے علم  
کے ذریعے صلہ رحم کیا جاتا ہے۔“

## نحو نمبر ۱۲

**اخلاقات کو فرم کرنے میں سب سے بڑی رگاٹ  
نحوی اور خود پسندی کی پیاری ہے اس کو سمجھئے**

اس مہلک بیماری میں بتا شخص کی عقل پر پھر پڑ جاتے ہیں وہ صرف اپنی خوبیوں کو دیکھتا ہے اور اسے اپنے میں خاص خامی نظر نہیں آتی اور وہ وقت اُس سے بھی بدتر ہوتا ہے جب اس شخص میں بتلا کوئی دوسرا شخص بھی مل جائے اور وہ دونوں ایک دوسرے کی عیب جوئی لے لے۔

محترم ساس! کہیں یہ عیب آپ میں بھی تو نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ زیادتی بہوکی طرف سے بھی ہوتی ہو لیکن آپ کا بھی قصور ہو۔ اس بیماری سے چھٹکارا پانے کا ایک طریقہ اپنا محاسبہ کرنا ہے تھنڈے دل سے غور کریں کہ آپ کی طرف سے بہو کے سلسلے میں کیا کیا غلطیاں ہوتی ہیں؟  
اگر ہوتی ہیں تو اپنی طرف سے بہو سے حسن سلوک کر کے ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔

بہت سے لوگوں میں یہ مرض اتنا گہرا اور شدید ہوتا ہے کہ انہیں اس کا ذرا برابر بھی احساس نہیں ہوتا۔

نومبر ۱۳۹۷

اگر آپ خود کا خرث کے لئے آمادہ کر لیں گے تو  
گھر کے حارے ٹھوڑے خود ہی سخت ہو جائیں گے۔

رسول اسلام فرماتے ہیں کہ:

”وہ شخص جس کی عمر چالیس سال سے زیادہ ہو جائے اور اُس کے اچھے کام بُرے کاموں پر غالب نہ ہوں تو وہ اپنے آپ کو عذاب الٰہی کے لئے تیار رکھے۔“

امام حضرت صادق فرماتے ہیں کہ:

”انسان چالیس سال تک کی عمر تک رحمتِ الٰہی کی وعست میں ہے جب زندگی کے چالیس سال مکمل ہو جاتے ہیں تو خدا دو فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ اب وہ سخت گیری اور سخت نگرانی سے کام لیں اور اُس کے تمام اعمال چاہے کم ہوں یا زیادہ، چھوٹے ہوں یا بڑے تحریر کریں۔“

اگر آپ نے علم حاصل کئے بغیر ہی زندگی گزار دی ہے تو جھگڑوں کا ایک سبب یہ جہالت بھی ہے کیونکہ

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

”جب عقل مند انسان بوڑھا ہوتا ہے تو اُس کی عقل جوان ہوتی ہے اور جب جاہل انسان بوڑھا ہوتا ہے تو اُس کی جہالت جوان ہوتی ہے۔“

اور آپ کی یہ علم حاصل کرنے سے روگردانی آپ کو خلاف شریعت امور کا ارتکاب کرواتی ہے جس سے اولاد اور بھی نافرمان ہو جاتی ہے۔ اگر آپ کو علم ہو کہ کس وقت شریعت کی طرف سے کیا ذمہ داری ہے، موجودہ حالت میں گھر میں کیسے رہا جائے تو اولاد کھنکھنی کی طرف نہیں جائے گی۔

رسول اسلام نے حضرت علیؓ سے ارشاد فرمایا کہ:

”اے علیؓ! وہ ماں باپ، رحمتِ الٰہی سے دور ہوں اور بے نصیب ہوں جو اپنے بُرے طریقوں اور بُرائیوں سے اپنی اولاد کے منحر اور گمراہ ہونے کا باعث بننے ہیں اور انہیں اپنی اذیت اور نافرمانی کے راستے پر لگادیتے ہیں۔“

مولائے کائنات فرماتے ہیں کہ:

”جھٹکنے اور ڈانٹ ڈپٹ میں زیادتی، لڑائی جھگڑے کی آگ کو بڑھاتی ہے۔“

اس پورے کتابچہ کا خلاصہ اگر کیا جائے تو لبت لباب اس روایت کا نتیجہ ہے کہ ابو داؤد کہتے ہیں کہ ہم تین آدمی کسی بات پر جھگڑہ ہے تھے کہ اتنے میں

پیغمبر اسلام پہنچے اور دیکھا کہ ہم جھگڑ رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، میں نے کبھی رسول خدا کو اتنا غصہ ہوتے نہیں دیکھا تھا۔ اس کے بعد پیغمبر اسلام نے فرمایا:

”جھگڑا اور تکرار کرنا مسلمانوں کی شان نہیں، جو لوگ ایسا

کریں گے میں ان کی شفاعة نہیں کروں گا۔“

اس کے بعد فرمایا:

”ابتدائی چیزیں کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کو جس چیز سے دوکوں وہ شرک و بت پرستی کے بعد تکرار اور جھگڑا کرنا ہے۔“

☆ میرے شیعوں کو میرا سلام پہنچانا اور یہ کہہ دینا کہ اللہ اس بندے پر رحمت کرتا ہے جو دوسرے کے پاس بیٹھ کر ہماری حدیثیں یاد کرتا ہے کیونکہ ان دو کے ساتھ تیرا ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ان دونوں کے واسطے طلب مغفرت کرتا ہے اور جب تم ایک دوسرے سے ملتے ہو اور ہماری حدیثوں کا ذکر کرتے ہو تو اس ملاقات اور ذکر کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمارا دین و مذہب تھمارے لئے زندہ ہو جاتا ہے اور ہمارے بعد سب سے بہتر وہ شخص ہے جو ہماری حدیثوں کا ذکر کرے اور ہم کو یاد کرے۔ (امام جعفر صادق)

# اس کتاب پچھے کی تاریخ میں معروضہ میں کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

## کتاب کا نام

- ۱۔ پیارا گھر۔
- ۲۔ تجذبہ دوہما۔
- ۳۔ تجذبہ ان۔
- ۴۔ بزرگوں کی ذمہ داریاں۔
- ۵۔ اسلام دین معاشرت
- ۶۔ ہدیۃ الشیعہ
- ۷۔ خاندان کا اخلاق
- ۸۔ خوشگوار ازدواجی زندگی کے اصول
- ۹۔ ازدواج در اسلام
- ۱۰۔ تربیت اولاد
- ۱۱۔ اسلام میں اولاد کی تربیت۔

